نپولین بوناپارٹ

فرانس کے عظیم الشان بہادر

اور

یورپ کے جنگجو سپاہی بادشاہ

کی

سوانحعمری

تیسری مرتبہ سنہ ۱۹۲۳ء میں

خادم التعلیم پریس لاہور میں باہتمام میاں عبد المجید پرنٹر
چھپا

نپولین بوناپارٹ

کی

سوانح عمری

ایک نامور آدمی کی بابت مختلف رائے

مرحوم ولیم میک پیس تھیکرے بنی آدم کی حالت ۔ طاقت اور کمزوری نالائقی اور حماقت کا نہایت عمدہ مشغلہ تھا اور اسے اپنے دوستوں سے اپنے زمانہ طفولیت کے ایک مشہور واقعہ بیان کرنیکا بہت شوق تھا چنانچہ اُس نے اپنی نہایت مشہور تصنیف کے دیباچہ میں بھی اسے ذکر کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور سات برس کی عمر میں بنگال سے انگلستان میں لایا گیا ۔ جیسا کہ انگریزی بچے ہندوستان جیسے گرم ملک میں پرورش نہیں پا سکتے یہ ایسٹ انڈین بڑا جو آئندہ ایک بڑا داستان نویس ہوا ہے اسی زمانہ میں نہایت زرد رو رستے میں جہاز نے سنٹ ہلینا پر لنگر کیا اور دیسی خدمتگار بچے صاحب ولیم کو ہوا خوری کیلئے اندر لیگیا اور ایک باغ کے احاطہ کے پاس کھڑا ہوا اسکے اندر ایک تنومند آدمی اپنی دونوں ہاتھ پیچھے کو ٹہل رہا تھا ۔ اس سیاہ فام جاہل خدمتگار نے آہستہ سے اسکے کان میں کہا وہ بوناپارٹ ہے وہ ایک بھیڑ روز کھاتا ہے اور جتنے لڑکے اسے مل جائیں سب کھا جاتا ہے

قدیم زمانہ کی تاریخ کے اس نہایت نامور آدمی کا ذکر اس پیرایہ میں اول ہی اول کسی تھیکرے کے آگے بیان کیا گیا اور جو کچھ اس ہندوستانی

خندہ شکار ہے۔ بہ عام مشہور خیالات کے مقابل جو ہنوز تیں کی بابت تھے کوئی
مبالغہ نہ تھا خصوصاً انگلستان میں بونی لوگوں کے نزدیک بوجی کا مترادف
سمجھا جاتا تھا۔ جو ایک لفظ مخفف ہے جسکے معنی ایک خیالی مہیب صورت
ہر قسم کی متضاد ہیئتوں اور برائیوں سے متشکل ہے۔ کارسیکا کا نو دولت کاری کا
کا چور مردم کش عفریت شریر ایسے ایسے نفرت انگیز لقب اگر نا نپولین کیواسطے
تماشے جاتے۔ باوجود ان تمام ہولناک داستانوں کی حالک متحدہ کے اکثر حصوں میں
بونا پارٹ کیطرف لوگوں کے خیالات اچھے بھی تھے مگر اس کے عموماً لوگوں کو اعتقاد تھا
تھا کہ ایک پھیری والا دکاندار پانیکوں نا جسنے بعد میں پارلیمنٹ میں جری گالیاں
ایجاد کیں تھیں گرفتار کیا گیا اور اسکو سخت ہدایت کی گئی۔ کہ بونا پارٹ کی ہیبے
کی مورتیں نہ فروخت کیا کرے ورنہ بغاوت و فساد کی سزا پائیگا؟

تاہم اسی عفریت کے نام پر فرانسیسی قوم سال بسال اپنا جان اور مال قربان کرتی
رہی اور اسی شیر کے تحتی میں بہادر سپاہی نہایت جان نثاری کے ساتھ اپنے
دشمنوں کا یکے بعد دیگرے بالبر مقابلہ کرتے رہے اور اسی نو دولت کا نام بہت سے
فرانسیسیوں کے حق میں نہ صرف میدان ہی میں باعث فتح و نصرت تھا بلکہ گھر میں بھی نوید
امن کا مایانی سمجھا جاتا تھا اور جسوقت تاج و شاہ سکوت کی صدا بلند ہوتی تھی اور
سرداروں کی آراستہ جماعت سکے درمیان وہ معروف شکل سادہ لباس میں نمودار
ہوتی تھی تو وہ لوگ ساری مصیبتوں اور خطرات و مشکلات کو بھول جاتے تھے
جو نشیب و فراز اس شخص کی حالت میں واقع ہوا بہت کم کسی میں پیدا ہوا ہوگا اسکی
قسمت میں لکھا تھا کہ عروج کے سب سے اونچی منزل پر چڑھے اور پھر تنزل کے تحت
الثریٰ میں جا پڑے تھوڑی دیر کیلئے عروج کے بلند زینہ پر کھڑا ہو کر اس نے
اپنی قوم کو دکھا دیا کہ انسانی کوشش یہاں تک کام کر سکتی ہے اور حسن تدبیر سے
اس درجہ تک فتح حاصل کر سکتے ہیں اور پھر خود تنزل ہو کر ثابت کر دیا کہ
دنیاوی قوت مستقل نہ سریع الزوال اور انسانی شان و شوکت کس درجہ

بے نیا نتہ ہے!

جب ہم نپولین اعظم کے تاریخی حالات کو پیچھے پھر کر دیکھتے ہیں تو سب قابل غور یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسکے چال چلن اور عروج کی نسبت تمام مورخین کی رائیں باہم بالکل متضاد ہیں بعض اسکو غافل سپاہی بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قسمت سے اعلیٰ رتبہ کو پہنچ گیا تھا۔ اور خود غرضی سے اپنے عروج کے سامنے کسیکے فائدہ کی پرواہ نہ کرتا تھا کشت و خون کرتا ہوا تخت پر پہنچا تھا اور خلق اللہ پر رحم کے دروازے بند کر دئے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ نہ صرف بہادر جنگ آور تھا بلکہ مدبر سلطنت بھی تھا۔ اور خلائق کی بہبودی اور مجلسی معاشرت کی اصلاح کو اسکے ہاتھ کی پسندیدہ اور مقبول نشانیوں میں سے بتاتے ہیں بعض اسکی ذات میں محض بزرگی دیکھتے ہیں اور بعض صاف برائی۔ سر الشو امریکن ڈیک کی بابت تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں جیسا کہ مکالے نے سیل کا لم مصنف سوانح عمری کلائیو کی

کہا تھا کہ ان لوگوں کا جوش محبت تاریخ نگاری کے فرض کو بھلا دیتا ہے اور وہ اپنے ممدوح میں سوائے دانائی اور انصاف کے اور کچھ نہیں دیکھ سکتے لیکن ادھر طرفدار سلطنت جمہوری مسٹر شہنشاہ فرانس کو نہایت حقارت اور نفرت کیساتھ مجسم ظلم کہتے ہیں۔ اور سر والٹر سکاٹ جسکی لمبی چوڑی تصنیف نپولین بوناپارٹ کی سوانح عمری اسکی لیاقت اور شہرت پر دھبہ لگاتی ہے صحیح النسب بادشاہوں کے فائدہ کیطرف واقعات کا رخ پھیرتا ہے۔ ایک حلیہ باز اور منصب مثل کیطرح مشتبہ واقعات کو سنی سنائی باتوں کے ساتھ خود ملک کے ملکی گروہ کے سامنے پیش کرتا ہے تاہم تمام تصویریں نپولین کی اصلی صورت سے کسیقدر ملتی جلتی ہیں۔ طرفداری اور تعصب سے اگرچہ وہ انگریزی ہیں تاہم ہر ایک بہت اچھی طرح ایک ایسے چال چلن کا نقشہ ظاہر کرتی ہے جس میں بھلائی اور برائی طاقت اور کمزوری عجیب طور پر جمع ہوئی تھیں جس نے اسکی تاریخ کو نظر انصاف سے دیکھا ہے وہ اسکی بڑی غلطیوں اور جرموں کا انکار نہیں کر سکتا لیکن یہ بھی اسکے ساتھ ہی ہے کہ محض خراب آدمی انگلستانیوں کے دلوں پر اسقدر قابو ہرگز نہیں پا سکتا!

کہ وہ اسکی پیروی میں اسقدر محو ہو جائیں کہ تمام مکروہات کو فراموش کردیں اس صدیکی ایک بڑی شاعرہ عورت لکھتی ہے۔ اسمیں لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لینے کا مادہ تھا اسلئے قبر میں بھی باعزت سونا حق بجانب اسکے ہے؟

ہم چاہتے ہیں کہ اب بسبیل اختصار اسکے عجیب حالات زندگی اور اسکے مختلف کوائف چال چلن کو بیان کریں کیونکہ بڑی چیزوں کی تصویر جتنی دور سے لیجائے اتنی ہی صحیح اترتی ہے اور نزدیک اسمیں کمی معلوم ہوتی ہے ساٹھ برس ہوئے کہ اس قیدی (نپولین) کو قبر میں سلادیا جسکے آگے اسکی زمانہ عروج میں بڑے بڑے شہنشاہ اور سلاطین سر جھکاتے تھے۔ اقتضاء وقت نے لوگوں کے دلوں کو تعصب کو بھی بہت محو کر دیا ہے۔ اسلئے اب ہم سچے اور پورے معلومات کی صاف روشنی میں اپنے ناظرین کے آگے نپولین کو بطور حاکم اور بحیثیت انسان پیش کرتے ہیں اور اس بات کا بہت خیال رکھتے ہیں کہ اپنی طرف سے نہ کچھ کمی ہو اور نہ کچھ زیادتی

لڑکپن کا زمانہ اور تعلیم

نپولین بوناپارٹ کارلو بوناپارٹ وکیل کا دوسرا بیٹا تھا اسکی ماں کا نام لیٹی شیا تھا یہ ۱۵ اگست ۱۷۶۹ء کو اجیکو واقع کارسیکا میں پیدا ہوا اسکا خاندان قدیم اور شریف تھا جسکے نام چودہویں صدی سے لیکر آجتک امرائے اٹلی کی کتب نسبیات میں پایا جاتا ہے نپولین پیدائش سے کچھ پہلے کارسیکا فرانس کے ساتھ ملحق ہوگیا تھا اور پیس کوئلی ڈی پولی جو بعد میں انگلستان جاکر ڈاکٹر جانسن اور گولڈسمتھ کا دوست اور لٹریری کلب و مجلس علماء کا معزز ممبر منتخب ہوا۔ اپنے ملک کو فرانس کی غلامی سے آزاد کرنے کیلئے سخت کوشش کر رہا تھا۔ کارلو بوناپارٹ پیولی کا دوست اور اس وقت میں اسکی اردلی میں تھا لیکن بعد ازاں نئے انتظام پر اپنی دانائی سے راضی ہوگیا اور جو کچھ عرصہ کے بعد کارسیکا کیطرف سے دوبارہ امراء عظام فرانس میں بطور وکیل کے بھیجا گیا؛

نپولین اور اسکے چار بھائیوں یوسف لیوسین لوئی اور جیروم اور اسکی تین بہنوں الیس کیرولائن اور پالائن کی خبرگیری اسکی ماں کو کرنی پڑی یہ نہایت مردانی عورت تھی اور اس لائق تھی کہ روم کی شہزادی ہوتی۔ نپولین اکثر اپنی والدہ کے استقلال دلیری۔ دانائی و دیگر اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتا تھا۔ یہ خود کہتا تھا کہ میں کسی سے نہ ڈرتا اور گھبراتا تھا جسکو جی چاہتا مار بیٹھتا تھا اور نوچ لیتا تھا گھر بھر مجھ سے ڈرتا تھا لیکن اپنی ماں کے سامنے ذرہ شوخی نہ کر سکتا تھا اور اس سے ڈرتا تھا۔ وہ جھوٹ سے نفرت کرتی اور نافرمانی سے خفا ہو جاتی تھی اور لڑکوں کو کسی قصور سے درگذر نہ کرتی تھی جب نپولین کی چھ برس کی عمر تھی اس زمانہ کا ایک عجیب پر لطف بیان ہے کہ موزے اسکے ایڑیوں تک لٹکے ہوئے ہیں اور لڑکیوں کے مدرسہ میں جہاں وہ بھیجا گیا صاحب کا لاڈلا اور کھلونا بنا ہوا ہے اور ایک خوبصورت لڑکی سے ہاتھ گیا کو بہنی ہاتھ سے لپٹا ہوا ہے اور جھنجلا جھنجلا کر غصہ کے ساتھ لکڑی اور پتھر ولوں سے ان کمینے لڑکوں پر حملہ کرتا ہے جو کو چڑاتے ہیں اسکے پیچھے لگے ہوئے اسکے ناموزون جرابیں پہنے اور اس لڑکی سے محبو منے پر اسے چھیڑنے کیلئے یہ شعر کہے گئے ہیں لڑکوں کے شعر کے معنے اس قسم کے تھے کہ نپولین کیا کوسی ناپہ عاشق ہو گیا ہے؟

اسقدر عیال و اطفال کی پرورش کرنا ایک بہت مشکل کام تھا کیونکہ کارلو بوناپارٹ ایک غریب آدمی تھا اسلئے اس نے خوشی کی پرنیٹ نپولین برائن کو فوجی مدرسہ میں داخل کرا دیا اور یہاں یہ لڑکا مارچ ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۴ء کے آخر تک پڑھا۔ اسکی ہمجماعتوں میں کسی کو کلام نہ تھا اور وہ متانت سے ہی ریاضی دان ہونا بعض لکھا اسکا ہم مکتب بوری ان جو بعد میں اسکا سکرٹری ہوا اسکی نسبت یوں لکھتا ہے ... سلوک میں بہت عمدہ اور کم گو تھا۔ غریب ہونیکے باعث وہ دوسرے لڑکوں سے کھیلنے الگ رہتا تھا اور اپنی فرصت کے وقت پلوٹارک کی سوانح عمری اور سیزر کی دوسری تصنیفات کے مطالعہ میں صرف کرتا تھا۔ وہ عبارت آرائی پر کچھ خیال

نہیں کرتا تھا اور زبان لاطینی سے متنفر تھا۔ تمبرِ غصے کی سزا جب اسکے لیے تجویز ہوتی تو یہ مغرور لڑکا اپنے آپے سے باہر ہو جاتا۔ ایکدفعہ سخت موسم سرما میں اس نے لڑکوں کو برف کا قلعہ بنانے کے لیے اشتعال دی پھر دو فریق الگ الگ ہو گئے ایک محافظ قلعہ اور دوسرا حملہ آور دونوں نے اس بہادری اور ثابت قدمی سے اپنا اپنا فرض کو ادا کیا کہ چوٹیں آنیکی وجہ سے حکام کو قطعی ممانعت اور سخت مداخلت کرنی پڑی ۱۷۸۴ء میں اپنے سب ہم جماعت طلباء سے فائق رہنے کے سبب پیرس کے فوجی مدرسہ میں سال آئندہ داخل ہونے کیلیے منتخب کیا گیا اور موافق اسکے ۱۷۸۴ء کے آخر میں اسطرف کو روانہ ہوا۔

بوناپارٹ کی عمر بیشک پندرہ برس کی تھی جب وہ پیرس کے فوجی کالج میں داخل ہوا لیکن باعتبار ذہانت اور فکر کے اچھا خاصہ پورا مرد تھا۔ فضول خرچی عیش و عشرت سے جو کالج میں بہیں ہی تھی متنفر ہو کر چند ماہ کی سکونت کے بعد اپنے سب پرنسپل کے نام ایک چٹھی لکھی جسکا مضمون یہ تھا کہ سپاہیوں کو جنہیں فوجی زندگی بسر کرنی ہے ان عیش اور آرام کی چیزوں کا عادی کرنا حماقت ہے جوان نیک افسر کیلیے ناموزوں اور غیر ضروری ہیں اور بے باک ہو کر یہ بھی لکھ مارا کہ کھانے پکانے کے باقی اور سب کام کرنے کی بجائے اسکو کہ بصرف زر کثیر نوکر دیے گئے ہیں اگر یہ جوان اپنے ہاتھ سے خود کیا کریں تو بہت بہتر ہوگا پرہیزگار زندگی بسر کرنے اور اپنے تئیں صاف رکھنے کے عادی ہو کر وہ زیادہ مضبوط بن جائینگے اور سختی موسم کو برداشت کر سکینگے اور لڑائی کی محنت سہنا سیکھ جائینگے اور اپنے ماتحت سپاہیوں پر بھی ایسی ہی عزت اور جان نثاری کا اثر ڈال سکینگے +

آغاز زمانہ سپاہگری تولون

حکام کالج اس نوجوان نکتہ چین کو جلد عرض امتحان میں لائے مدرسہ فوجی میں ابھی ایکسال ہی اسکو رہنے پایا تھا۔ کہ توپخانہ میں سب لفٹنٹ ہو گیا

اور فوجی کالج کا کام بدستور سابق جاری رہا کئی دن کے بعد دیکمبر میں ایک ضیافت
کے موقعہ پر جہاں کہ بیچ بادشاہ اور شاہزادے جمع تھے نپولین نے تذکرۃً یہ الفاظ کہے کہ جب
میں اکیڈمی لیوں میں گدائی کرتا تھا یہ فقرہ سنکر سبکے سب چونک پڑے اسیطرح
فریڈرک جنٹس گونڈسمتھ کی فوج میں جب یہ سوس لفٹنٹ تھا تو ایک روز سر
جوشوا کی میز پر بھی اس نے یہ الفاظ کہے تھے!

دکنس ڈ رفع ڈ افائنین - ڈوسیے (فلینڈرس) اور اوگبرول (برگنڈی) وغیرہ جہاں
جہاں اسکی پلٹن رہی اس افسر توپخانہ کی بابت اسی قسم کے قصے سنے جاتے ہیں جنسے
اسکی سخت پرہیزگاری طاقت اور شوق کتب بینی عجیب سرگرمی کے ساتھ ظاہر
ہوتی ہے اس زمانہ میں بھی بر آئین میں وہ اپنی آئندہ زندگی کیلئے تیار ہو رہا تھا
اور اسکے ساتھ کے افسر عیش و عشرت کرتے تھے اکزونیں وہ ایک حجام کے ہاں
رہا کئی سال کے بعد جنرل ہو کر جب وہ اس شہر سے گذرا تو اسنے اُس حجام
کی عورت سے پوچھا کہ ایک نوجوان افسر بونا پارٹ کو جانتی ہے جو پہلے کبھی تمہارے
پاس رہتا تھا اس نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے وہ ایک کج خلق نوجوان تھا اپنے
کمرہ میں بند رہتا تھا اور اگر کبھی باہر نکلتا تھا تو کسی شخص کے ساتھ بولنے میں
فروتنی ہرگز نہیں کرتا تھا اسنے کہا آ میری نیک بی بی اگر میں اپنا وقت اسطرح بسر کرتا
جیسا تم چاہتی ہو تو میں اٹلی کی فوج کا کمانڈر نہ ہوتا یہ فرانس کی بغاوت ہوئی جسنے
اپنے بھاری طوفانی جھوکے کیساتھ ظلم و ستم کے خس و خاشاک کو نیست کر دیا جسنے کئی
صدیوں سے انسانوں کو بہائم کیسی لت تک پہنچا دیا تھا (رین اوف ٹیرر) خوف کی
حکومت کے زمانہ میں وہ جوان افسر لفٹنٹ کرنیل ایک سال کا ہو گیا اسوقت سلطنت
جمہوری غیر ملک کے غنیم کا مقابلہ کر رہی تھی اور پاسکہ جا رہی تھی او بادشاہ کے موافق
لنگ ایڈ پر شہر دلنساں میں شل مارسیلز لین اونز - ٹولن کے باغی ہوتے ٹولون میں جہاں بہت
سا فوجی سامان تھا ایک انگریزی جہاز بندرگاہ پر آپہنچا - اور کمیٹی حفاظت عامہ نے جسکے سپرد
انتظام کا کام تھا ارادہ کر لیا کہ چاہے جو کچھ ہو مگر یہ کسی طرح لے لیا جاوے - وہ فوجی افسر

منی کار فوز اور ڈوبیٹ جو فن سپہ گری میں بہت مہارت نہیں رکھتے تھے اور ایک اصلی کتاب کا سے مصور رہ چکا تھا۔ اور دوسرا طبیب جب اس جگہ کے اپنے میں ناکامیاب ہوگیا تو ساوے پڑا جرنیل ڈیوگو میر ڈلون کے آگے کمانڈر بنایا گیا اور بونا پارٹ توپخانہ میں مقرر ہوا ڈیوگو میر کو جب اس جوان کرنیل کی تجویز حملہ اور اس کی بہادری اور انوکھے پن سے تعجب ہوا تو اسکی بی بی نے صاف کہدیا۔ کہ اس جوان آدمی کو ہی یہ کام کرنے دو تم کو زیادہ دیکھنا ہے اسکی تجویز یہ ہے کہ کام کوششیں چھوٹے جبرالٹر کے مقابل میں ہونی چاہئیں ایسے موقع پر تھا کہ اس کر بندرگاہ نظر آتا تھا اسلئے اسکو قبضہ میں آجانے سے انگریزی جہازوں کا بیڑا توپخانہ کی زد میں آسکتا تھا اور جہاز سمندر کا رستہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے نپولین اس محاصرہ کی جان تھا۔ ہر ایک چیز کا خود انتظام کرتا تھا اور جب گولہ انداز مارا گیا تو اپنی ہاتھ سے بھرتا رہا خود ڈاپٹ کہتا ہے کہ جس وقت میں لشکر کی چوکی کیطرف جاتا ہمیشہ بمبارڈ توپخانہ کے اپنی جگہ پر پاتا تھا اور بہت ہی کم سوتا تھا زمین پر کوٹ میں لپیٹ کر پڑ رہتا تھا اس نے کبھی اپنے توپخانہ کو نہیں چھوڑا۔ محاصرہ ٹولون نپولین کی شہرت کا پہلا ہی موقعہ تھا اور اس نے اس موقعہ پر اپنی ہمت اور اولوالعزمی سوجھ جو اسکی سرشت میں تھی سے بہت کچھ کام کر لیا۔

اس کی کامیابی کے قاعدے

اسکے بعد وہ اٹلی کے لشکر میں توپخانہ کا جرنیل ہوا اور پھر بڑا جرنیل۔ ڈی مرشیین نے جسکے دست کیساتھ یہ تعلق رکھتا تھا پھر اس جماعت کو یہی لکھا۔ کہ مہم کی کامیابی بہت کچھ جرنیل توپخانہ کی عملی انتظام کا نتیجہ تھی کوئی ایسا مستقل کام کرنے والا نہیں تھا جیسا کہ یہ پرجوش جوان جرنیل اسکے مریدوں نے جو اس کے سامنے تعریفوں کا لوبان سلگانا شروع کیا تو آخر یہ انکے دہوئیں سے وہ مست اور بد دماغ ہو گیا لیکن ابتدائی زمانہ میں وہ بہت لائق آدمی تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ فتوحات مستقل آئندہ ہوں کم ملتی ہیں اور اس کو نہ صرف لڑائی کی فتوحات بلکہ ہمیشہ ہر معاملہ کی کامیابی اسکی مراد تھی جس کام میں ذرہ سی بھی کسر باقی رہ جاتی تھی اسکو وہ ویسا ہی ناقص سمجھتا تھا گویا کہ ابھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ ایک امریکہ کا مصنف کہتا ہے الفریڈ گستوس شاہ سویڈن اور چارلس دوازدہم بڑے جفاکش بادشاہ ہوئے

ہیں لیکن ان میں سے ایک نے بھی نپولین کا دسواں حصہ بھی کام نہیں کیا اسکی حسن جرأت اور لیاقت عزت اور کامیابی کو دوڑ رہے تھے جس کی وجہ سے اس میں یہ سلسلہ جاری رہا ہے

جن لوگوں پر بباعث عالی خاندانی پایہ اس ذریعہ و سفارش رعایت طرفداری ہوتی تھی تو اسکو بہت ناگوار گذرتا تھا اور ہمیشہ اسکا مقولہ یہ تھا کہ اور بہت معقول کہ علامت لیاقت پر منحصر رہنی چاہیئے جو کام اسکو کرنا ہوتا تھا وہ پہلے اسکو خوب غور اپنی جبلی ذہانت سے سمجھ لیتا تھا پھر دل و جان سے اس میں مشغول ہو جاتا تھا اور اپنی طاقت پر پورا بھروسہ رکھتا تھا اور اسی موقعہ پر ثابت بھی کر دیتا تھا کوئی عمدہ تجویز جسکا عملی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا اسکی پسند نہیں آتی تھی وہ ان خیالی تجویز کرنیوالوں کو وہ آڈلوجسٹ یعنی خیالی تہا نہایت حقارت سے دیکھتا تھا جو ملک کیلئے نا ممکن اور جھوٹی علاج تجویز کرتے تھے جبکہ وہ گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں آ دینے کو جہاں کہ رہا تھا تو اسکا کہنا سچا ہے لوگوں کی ضرورت ہے جو عقلمند ہوں اور کم گو وہ فصاحت و عبارت کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا مگر اپنے سپاہیوں کی جوش دلی کو بھڑکا دینا خوب آتا تھا پارلیمنٹ کے خاص خاص مقرر لوگوں کی نسبت اس نے کہا کہ تم کام میں ان کی طاقت بند ہو حقیقی باتوں پر نظر نہیں توجہ کرنا چاہیئے عملی دلیلوں کے آگے انکی لسانی نہیں چل سکتی کونسل میں بہت سے لوگ تھے جو مجھ سے زیادہ فصیح اور زبان آور تھے لیکن میں انکو ہمیشہ شکست دیتا تھا ایسی سادہ دلیل سے کہ دو اور دو ملکر چار ہوتے ہیں جو اجنبی کے ساتھ اسکو واسطہ پڑا ان سب نے اسی مستقل محنت اور کام کرنے میں جلدی سیکھا ہی کہ میں تمام رات کام کرتا رہا ہوں یہ ایک عذر تھا جو ایک شخص نے نپولین کے آگے کیا تھا اور اپنی فرض کو نا مکمل چھوڑ کر چلا آیا تھا نپولین نے جواب دیا کہ تمہارے لئے رات نہیں تھی۔ ایک اور شخص سے اس نے کہا جو کچھ چاہو مجھ سے مانگو سوائے وقت کے جو میری طاقت سے باہر ہے

زمانہ کی کفیت و سوشنہائی

حکومت خود مختارہ کی وجہ سے معاشرت دگرگون تھی اس کو گروہ نواح کے جو پولیس اور باغی بہت ناخوش تھے ... یہ حکم ہا فیوش دیکھ کر ہمارے ہنجیار چھین لئے گئے اور ہمکو اس معاشرت سے نکال دیا جنہیں ... زور شور ... بڑھتا گیا جو نہ وظیفہ دین اور ان لیڈرز کے حکام جنکے یہ مددگار تھے

بلکہ دیا گیا تو یہ لوگ سخت بیزار ہو گئے جیکوبنس نے چند بار بغاوت کی کوششیں
کیں لیکن وہ فوج کی مدد سے دبا دی گئیں لیکن اب اطراف پیرس سے ایک نہایت سخت
اور طاقتور بغاوت اٹھی جس میں ۳۰ ہزار خاندان شاہی شہر کے شامل تھے اور یہ جگہ غدر کی
سینٹ جومس تھی جو چھپے ہوئے شاہی خاندان کے ممبر دل باوند واپس آتے ہوئے
جلا وطنوں کی جائے آمد و رفت بھی کنونشن کو خوف تھا کہ یہاں بھی جو حملہ ہوگا وہ
اسکو اسطرح برباد کر دیگا جیسا کہ ۱۰ اگست ۱۷۹۲ء میں شاہی حکومت برباد
ہو گئی تھی اس بغاوت کا سرغنہ لے بل ہیٹی اور یا فیلس سٹیٹ کا ممبر تھا۔ اور چالیس ہزار
آدمی اس مفسدہ میں شامل ہونے کیلئے تیار ہو گئے جرنیل مینن جو فوج کنونشن کا کمانڈر
تھا کمزور اور متلون مزاج آدمی تھا اس نے مسلح باغیوں کے ساتھ ایسا رعایتی
برتاؤ کیا کہ سکیشن والوں نے اس پر حرامی کا شک کر کے اسکو گرفتار کر لیا۔
نہایت خوف زدگی میں کنونشن نے بیراس کو جو تھرمیڈورین کے خاص لوگوں میں
سے تھا چیف کمانڈر مقرر کیا اور بیراس نے کنونشن کے آگے تجویز پیش کی
کہ نپولین میری ماتحتی میں دیا جائے جسکو وہ نہایت لائق جانتا تھا میر مجلس نے
اس سے پوچھا کیا تم کنونشن کے بچاؤ کا ذمہ لیتے ہو جوان افسر نے جواب دیا ہاں
میر مجلس نے حیران ہو کر کہا کہ بیرت کی اس مہم کے لئے ایک پستہ قد آدمی کو کیا سمجھ کر
چن لیا ہے پھر نپولین سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ مہم کس قدر عظیم الشان ہے
اس نے جواب دیا ہاں پورے طور پر اور اسٹیل پر آنکھیں جما کر کہا میری عادت ہے
کہ جس چیز کو اختیار کرتا ہوں اسکو پورا کر کے چھوڑتا ہوں ایسے شخص کے استقلال میں
کوئی شک نہیں تھا پانچ ہزار فوج جو منظم کی چالیس ہزار قومی گارڈ کا مقابلہ کرنے
کیلئے اسکو سپرد کر کے اسکی کمانڈ میں کی گئی باغیوں نے جنرل ڈینین کی ماتحتی میں ٹولیری
پر جو ایک مقام ہے حملہ کرنیکا مستقل ارادہ کر لیا جیسا کہ ۱۰ اگست کے مشہور
واقعہ میں ہوا تھا۔
لیکن نپولین نے اپنی فوج کو ایسی خوش تدبیری کے ساتھ کھڑا کیا کہ باغیوں

کی متفرق فوج باہم مل سکے بوناپارٹ کی توپ کی چوں نوصاف ترتی جاتی تھی اور
پانچ اکتوبر ۱۷۹۵ء کو وہ اس تدبیر کو عمل میں لایا جسکی اس نے ۲۰ جولائی ۱۷۹۴ء کو
تجویز کی تھی۔ فوج دشمن میں آگ لگ گئی تو اسّی قریباً اپنے دو سو آدمیوں کو چھوڑ
مارے گئے تھے۔ کوچوں میں تتر بتر ہو گئے اس شام کو پیرس خاموش رہا دو سو آدمی بہیر
سکشن اور ایک سو سکشن سے ہتھیار چھین لئے گئے اور پھر مفسدہ کا خوف نہ رہا
بوناپارٹ اپنی حسن خدمات کے صلہ میں اندرونی حصہ ملک کی فوج کا کمانڈر
ان چیف بنایا گیا۔ بوناپارٹ کی زندگی میں ۱۷۹۶ء اسلئے زیادہ قابل یادگار ہے
وہ اس سال میں بلا کسی کی ماتحتی کے خاص اپنی کوشش سے پہلی دفعہ اس نے یورپ کو
اپنے ذہن کی روشنی سے حیران کر دیا۔ اور نیز اسی سال ۹ مارچ کو یعنے فوج میں افسر
ہو کر کوچ کرنے سے کئی روز پہلے اس نے اول مرتبہ شادی کی اسکی عورت جوزے فائن
جنرل بوہارنیس فرنچ کمانڈر کی بیوہ تھی جو دوران آئین سیرز (خوف کی حکومت) میں
سولی چڑھایا گیا تھا۔ اور بلحاظ پیدائش کے کریول تھی (یعنی وہ ہونٹ جو امریکہ اور
مغربی انڈیز میں یورپین والدین سے پیدا ہوتے ہیں وہ ایک نجل ہوسی [illegible] کی افسر
کی لڑکی تھی اور جزیرہ مارٹنی نی کوئی میں پیدا ہوئی تھی اپنی آخر عمر میں بہت خوش ہو کر
کہا کرتی تھی کہ ایک دفعہ ایک بڈھی جنگلی عورت نے میرے ساتھ پیشینگوئی کی تھی
کہ تو ملکہ سے بھی زیادہ رتبہ پائیگی وہ اپنے خاوند سے عمر میں کچھ بڑی تھی۔ اور وہ اسکے نہایت
محبت کرتا تھا لیکن خاص کاموں میں اسکو دخل نہیں دینے دیتا تھا وہ مہربان دل۔
ہر دلعزیز اور دلکش عورت تھی لیکن کسیقدر کوتہ اندیش اور بہت ہی فضول خرچ تھی
خصوصاً پوشاکوں میں۔ بوری ان نپولین کا سکتر جوزفائن کا حال لکھتا ہے کہ جب اسکے
سر پر قرمز بڑھ جاتا تو نہایت بے چین اور خوف زدہ ہوتی اور گھبراتی لیکن اسکے لئے
ضروری تھا کہ وہ اپنے [illegible] تعداد تر [illegible]
یعنی ان [illegible] کی [illegible]
اول سے لیا جس سے جوزی فائن سے [illegible] چھپا یا تھا بلوری ان [illegible]

معاملہ کرینگے۔ قدرت سپہ سوداگر چیزوں کی تعداد اور انکی قیمتوں کو دیکھکر حیران رہ گیا
اسٹیٹس تو یہاں ایک مہینہ میں خرید ہوئی تھیں جن کے صرف پر ملک کے دلم اٹھارہ
سو فرینگ لگائے تھے جو کہ قیمت میں تا مجموعی کی اُن سے معلوم ہوا تھا کہ قیمتیں کسقدر
زیادہ لگائی گئیں تھیں ایک استبداد سوداگر جسنے اپنے حساب میں سمجھا اسی ہزار فرینگ کے
نتیس ہزار وصول پالئے تھے فخر کرتا تھا کہ میں نے کبھی بہت نفع اٹھایا ہے

کس طرح فتح حاصل کرنی چاہیئے جنگ ۱۷۹۶-۱۷۹۷ء

نیپولین کی تمام زندگی میں کسی چیز نے ایسا عمدہ اثر پیدا نہیں کیا جتنا کہ اسکی ۱۷۹۶ء اور
۱۷۹۷ء کی اٹلی کے جنگوں نے کیا۔ کچھ مدت بعد نیپولین اس سے بڑی لڑائی لڑا جو زیادہ عزت کا
پر ممتاز ہوا لیکن اب تک کسی نے قواعد جنگ کے عادی نہیں ہوئے تھے۔ اُسکی نرالی طرز
فن جنگ سے بالکل علیحدہ تھی۔ جیسا پیری تھیکرے کی کتاب کرانیکل اوصاف دی سیدیم
میں لکھا ہے کہ یہ لڑکا جسے پہلے کپتان نہیں ہمارا جنرل ہو کر آیا بیشک کوئی کمانڈر
کبھی ایسی قابل افسوس حالت میں لشکر کا چارج لینے نہیں بلایا گیا۔ اس جوان افسر نے
سب سے پہلے فوج کی طرف یوں خطاب کیا اے سپاہیو تمہیں کافی کپڑے اور کھانا
نہیں ملتا۔ گورنمنٹ تمہاری بہت قرضدار ہے لیکن تمہیں کچھ دے نہیں سکتی میرا
ارادہ ہے کہ تمہیں دنیا کی نہایت سرسبز زمینوں میں لے چلوں۔ دولتمند صوبے
اور بڑے بڑے شہر تمہارے اختیار میں ہونگے وہاں تم عزت۔ شان اور دولت
پاؤگے اٹلی کے سپاہیو۔ کیا تم بہادری یا ثابت قدمی میں کم رہوگے سپاہیوں
نے بخوبی سمجھ لیا۔ کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ پیرس میں کمزور ڈائرکٹری پر منحصر رہنا بے
فائدہ ہے جو کچھ تم چاہتے ہو خوراک۔ کپڑے۔ زر تمہیں اپنے لئے آپ دشمن سے
حاصل کر لینا چاہئے۔ لڑائی سے لڑائی کا خرچ نکالنا اور اپنی فوج کو اپنے آپ
معاش حاصل کرنیکے ڈھنگ سکھانا نیپولین کی اولے کرامت تھی جیسا کہ ڈیڑھ
سو برس بعد شیر ویلنگٹن کی تھی۔ طاقت اور تیزی سے اضافہ ہوا جو بیساب لڑائی کی مدد

نہایت ضروری صفات بیان کئے گئے ہیں اور کبھی چستی چالاکی کسیقدر فوج کیطرف کا
نفع العمل بھی ہو سکتی ہے بونا پارٹ کی حکمت عملی یہ تھی کہ اپنے دشمنوں پر فرداً فرداً
ایسے موقعہ پر حملہ کرتا تھا جہاں انکو امید حملہ کی نہیں ہوتی تھی اور دشمن کے ایک
دستہ کو نابود کر دینے کی کوشش کرتا تھا پیشتر اسکے کہ دوسرا اسکی مدد کو پہنچے۔ اسلئے
وہ اپنے سپاہیوں سے کوچ میں بہت محنت چاہتا تھا اور ان کے سر بچانے کیلئے انکے
پاؤں سے زیادہ کام لیتا تھا۔ اور خود بھی بہت چلتا تھا جب وہ اول ہی اول لشکر
میں آیا تو صرف چھبیس برس کا تھا۔ اسکی نو عمری کے لحاظ سے اسکے بعض ماتحت
افسران نے جو پرانے جنرلوں میں سے تھے علم اور طریق جنگ پر اسکو چند نصائح
دینا چاہا مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ کس شخص کے ساتھ انہیں واسطہ پڑا ہے بوڑھے جنرلوں
کا ملاپ جیسے نے کہا اے شریف آدمیو وہ شخص ابھی شیرخوار بچہ ہے وہ
وقت گذر گیا جب دو دشمن باہم اتفاق رائے سے لڑائی کی جگہ مقرر کر لیتے تھے
اور بڑی آؤ بھگت اور وقار کیساتھ ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے۔ پھر آگے بڑھ کر نہایت ادب
سے کہتے تھے کہ ہاں جناب مہربانی فرما کر لڑائی شروع کیجئے اور بادشاہ لوئی
کی لڑائی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی تہذیب اور خوش
اخلاقی کی طرف خیال نہیں دشمن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا چاہئے تجربہ کار
جنرل ہمارے مقابل فوجوں کو لاتے ہیں یہی ہمارے حق میں اچھا ہے ان کا
تجربہ ہمارے آگے نہیں چل سکیگا وہ طریق جنگ کی اپنی کتابیں بھول گئے
ہیں اگر یہاں کو نہیں سوجھیگا کہ کیا کرنا چاہئے۔ اور یہ جھوٹی شیخی نہیں
تھی جب نپولین کو اپنے مطلب کے حصول میں کچھ دقت واقع ہوتی تھی
تو اس سے زیادہ قاعدہ کے برخلاف جانیوالا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اور پرانے
تجربہ کار جنرلوں کیلئے وہی بیقاعدہ لڑائی پر از مصیبت و حیرانی
ثابت ہوتی بہتر ہے دشمن سے اپنے ارادوں کے چھپانے کا بہت [illegible] ایسے
[illegible] نہیں رکھتا تھا جیسا بونا پارٹ [illegible] جانتا تھا

کچھ بھی امید نہ ہوتی تھی وہاں دشمنوں کے نہایت نازک موقعہ پر اچانک
جا نکلتا اگر ممکن ہوتا تو زیادہ تعداد فوج کے ساتھ اور اپنے حملوں کی تیزی اور
سختی سے اپنے دشمنوں کو حیران کرنے میں کامیاب ہوتا - ۱۲ - اپریل کو مونٹی
نوٹی پر آسٹریا کے جنرل ڈی آرگنٹو کو اس نے سخت شکست دی
یہ فتح اسکے فتوحات کے سلسلہ طویل میں سے پہلی تھی اس نے بہت عرصہ
بعد کہا میری عظمت و شہرت کے آغاز کی تاریخ مونٹی نوٹی کی لڑائی کی
ہی فتح سے فائدہ اٹھانیکے لئے آگے بڑھا اور ۱۳ و ۱۴ تاریخ کو
ڈیگو اور ملے سیمی مور میں آسٹریا و الان پر پھر حملہ کیا - اس طرح سے
آسٹریا اور سارڈینیا کی فوجوں کو باہم مجتمع ہونے سے جیسکی وہ تجویز کر
رہے تھے روک دیا - بوڑھا بیولیو آسٹریا کا جنرل ۱۲ ہزار آدمی
اپنی فوج کے چند روز میں لڑا کر مجبور ہو کے واپس لوٹ گیا اور
جنرل کولی اپنے رسالہ کو لیکر اپنے مالک والی کے ملک کی حفاظت
میں مشغول ہوا نپولین بیس تاریخ کو اتہاب نوجوان جنرل نے اسکو کیرا
پر شکست دی اور دوسرے دن منڈووی کی شیری لڑائی جیت لی
علاوہ جھنڈوں اور پندرہ سو قیدیوں کے بڑے بڑے بارود خانہ فاتح
کے ہاتھ لگے نپولین نے اپنے اصولوں کی پابندی کی اور اپنے پیچھے
دشمن کے قلعوں کا خیال نہ کیا اور ٹیورن کی طرف بڑھا ٭
سارڈینیا کے بادشاہ کو جو کہ نیم مردہ لشکر سے ایک بچے کمانڈر ان
چیف کا پندرہ روز میں اسقدر فتح حاصل کرتا تھا نہایت عجیب معلوم
ہوا اسے باہم ملنے سے روکا اور پہلے ہتھیار دیدیئے اور پھر صلح کی
درخواست کی آخرکار یعنی عہد نامہ چیرسکو سے فرانسیسیوں کو آسٹریا
والوں کے مقابلہ پر سردینیا میں لڑنے کی آزادی حاصل تھی اپنے تاج
تخت کو قائم رکھنے کا یہی ایک ذریعہ تھا اسکے مطابق اس نے صلح

گرلی - اور بونا پارٹ اپنی فوجوں کو آگے ایڈ ج پہ لیگیا - جوان جنرل نے اپنے سپاہیوں کو ایک پرجوش خطاب میں صاف صاف کہدیا کہ تمنے ابھی تک کچھ نہیں کیا کیونکہ ابھی بہت کچھ کرنے کے لئے باقی ہے لیکن پھر بھی جو کچھ اس نے کیا تھا اس سے زیادہ تھا جو کن دشمن نے تین برس میں حاصل کیا تھا اس نے مقابلہ فوج کو توڑ دیا اور شاہ سارڈینیا کو مجبور کیا کہ اپنے لشکر کو صلح کیحالت میں رکھے - وہ شرطیں جن پر بادشاہ سے صلح کی گئی تھی یہ تھیں کہ وہ نائس اور سیوائے فرانس کو دیدے اور بڑے بڑے قلعے فرانسیسیوں کے حوالے کرے اور شاہی وطنوں کو اپنے ملک سے نکال دے - بڈھا جنرل بے لو پیچھے ہٹ گیا جبکہ فاتح فرانسیسی آگے بڑھے - ہزاہا آدمیوں کی فتح اور تاریخ کو دہرانے ایک لوڈی کے ایک نہایت تنگ پل سے اُتر کر صرف ایک دستہ پیادہ فوج کے ساتھ گذ گیا اور دشمنوں کو حیران کر دیا تھا اسکی تازہ شہرت کا باعث ہوئی اور یہ وہ موقعہ تھا جہاں سپاہیوں نے خوش ہو کر اسے شل کارپوریل (لیعنے پیادہ فوج کا سب سے چھوٹا افسر) کا لقب دیا - ہنگری کے ایک بڈھے افسر نے جو نپولین کے ہاں قید تھا - اور اسکے ساتھ نپولین باتیں کیا کرتا تھا ایک موقعہ پر اسکو نہ پہچان کر شکایت کرنے لگا کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا - ہمیں ایسے جنرل سے مقابلہ کرنا پڑا ہے جو ابھی ہمارے آگے تھا اور آناً فاناً ہمارے پیچھے آکر ہم پر وار کرنے لگا اور پھر فوراً ہمارے بازو پر نکلتا - ہم نہیں جان سکتے کہ کس طریقہ پر کھڑے ہوں اب اس قسم کی لڑائی سے کیا بس چلے جو سراسر قاعدے کے برخلاف ہے - لوڈی کی فتح نے تمام لومبرڈی کو فرانسیسیوں کے آگے کھولدیا اور چند روز کے بعد فتح مندی کے ساتھ میلان میں داخل ہوا - پارما اور موڈینا کی چھوٹی چھوٹی جاگیروں نے سارڈینیا کیطرح خوشی سے الگ کر لئے اور - نپولین اور پوپ روم کے متعلق جتنی سلطنتیں تھیں - سب نے ان کی پیروی

کی۔جون کے اخیر میں فرنچ ریپبلک کا سہ رنگا جھنڈا البو برڈی کے سر ایک قلعہ پرسوائے جینوا کے لہرانے لگا۔یہاں آسٹریا والوں نے اٹلی کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے آخری مقابلہ کیا۔بیشمار شکستوں سے دل شکستہ ہو کر اپنے لا۔ اپنے کمانڈر سے علیحدہ ہو گئے آسٹریا کی چار فوجیں منتو امنٹوا کی مدد کو بھیجی گئیں پہلی بوناپارٹ نے پانچ اگست کو شکست دی۔ان پر شکست دی۔ دوسری روڈوی ایڈاور بے سینو کی لڑائیوں میں برباد ہوئی تیسری آرکولا پر تین دن کی سخت لڑائی میں ہلاک ہو گئی چوتھی فوج دربار آسٹریا کی ان لوگوں کو خلاف دوبارہ آسٹریا کی آخری کوشش کا نتیجہ تھا جنکو وہ فرانسیسی ڈاکو کہتے تھے بونا پارٹ کی لیاقت ایک دفعہ پھر فتح ریولی میں ظاہر ہوئی جہاں ایک شکست فاش نے ایلونسی کی کوششوں کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے آدھے آدمی میدان میں کٹ کر ٹیرل کیطرف پسپا ہو گیا یہ وہ دیرا جو وینا کے والشیروں اور باقی فوج کا کمانڈر تھا۔اپنے فوجوں کے اپنے آپ کو سپرد کر لینے کیلئے مجبور کیا گیا۔اور چار مہینوں کے محاصرہ کے بعد منٹوا فاتح کے ہاتھ میں آیا اس عرصہ میں تیس ہزار اہل قلعہ میں سے صرف بارہ ہزار نو بچ رہے تھے۔

بوناپارٹ صلح نامے کرتا ہے

پیپل گورنمنٹ نے (وہ گورنمنٹ جو پوپ روم کے متعلق ہے) جس نے فتح آسٹریا کی امید پر فرانس کے ساتھ دشمنی شروع کی تھی اب خوشی سے ٹولنٹینو کے عہدنامے سے صلح منظور کر لی۔ڈائرکٹری نے یہ سوچکر کہ آسٹریا صلح کے لئے فکرمند ہو گا۔جنرل کلارک کو نپولین کے کیمپ میں آسٹریا کے ساتھ شرائط کرنے کے لئے بطور قاصد کے بھیجا۔بونا پارٹ نما زرتہ

غرور سے کہا کہ جو میں اپنے حقوق خیال کرتا ہوں انمیں کسی کو دخل نہیں دینے دونگا۔ اور کلارک سے کہا اگر تم یہاں میری ہدایات کے مطابق کام کرنے کے لئے آؤ تو بہتر ورنہ تم جسقدر جلد کہیں چلے جاؤ جہاں سے آئے ہو اتنا ہی تمہارے لئے بہتر ہوگا لیکن آسٹریا ڈاکٹر کڑ کی کے ساتھ اسوقت بھی صلح کرنا بہت تلخ معلوم ہوتا تھا جب فرانسیسیوں نے پہلے پہلے ان کو کہا کہ صلح کرلو تو انہوں نے نہایت بے پروائی سے جواب دیا کہ دنیا میں تو ہم فرنچ ریپبلک کو پہچانتے ہی نہیں لیکن اسوقت دوسری طاقتوں نے اس نئی مگر بہت حقیقی اور قوی طاقت کو بضرورت قبول کرلیا تھا پرشیا اور سیکسنی نے فرانس کے ساتھ علیٰحدہ علیٰحدہ رابطہ قائم کیا۔ اور روس جہاں ضعیف العقل شہنشاہ پال بے باک کیتھرائن کا جانشین ہوا تھا۔ یہ چاہتا تھا کہ کسی طرف نہ بولے جب دنیا پر دباؤ پڑا تو آسٹریا نے بھی آخرکار مصلحت وقت کو پیش نظر کیا لیکن اس سے پہلے ایک اور شکست اور ذلت اسکی قسمت میں تھی نپولین کی ابتدائی صلح کے بعد کیمپو فارمیو کا ایک محدود عہد نامہ ہوا اور اس موقعہ پر نپولین نے اس معاملہ میں بھی اپنی کمال دانائی کا اظہار کیا آسٹریا والوں نے اپنے عہدنامہ کی اول شرط میں یہ لکھا کہ ہمارا شہنشاہ فرنچ ریپبلک کو قبول کرتا ہے نپولین نے کہا اس جملہ کو کاٹ دو۔ ریپبلک سورج کی مانند ہے اندھے ہی اسکو نہیں دیکھ سکتے ہم مختار ہیں اور کوئی گورنمنٹ جو ہم چاہیں گے قائم کرلینگے۔ شاید ابھی سے اسکی نظر میں وہ دن پھرنے لگا تھا جبکہ فرانس کی سلطنت جمہوری حکومت شاہی میں تبدیل ہوجائیگی وہ خود بیان کرتا ہے کہ دریائے لوڈی کے خوفناک پل سے گذرنے کے بعد میں اپنی طاقت سے باخبر ہوا۔ اور اپنے سپاہیوں کی بیحد محبت اور جان نثاری پر بھروسہ کرنے سے یہ خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ انتظام ملکی کے تماشہ گاہ پر ایک پورا ایکٹر بنوں۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ ہندی جو گ

تھا کہ اس بڑی اولوالعزمی کی آگ میرے دل میں سلگتی ہو

مہم مصر

اعلےٰ شہرت اور ناموری کے ساتھ وہ پیرس میں واپس آیا وہ کوئی ولے
نس کیطرح صرف لڑائی فتح کرکے نہیں لوٹا - بلکہ اس نے ایک عہد نامہ کیا تھا
جس نے فرانس کو دنیا کے آگے ایک نئے مرتبہ پر دکھایا کوئی شخص اس جمہوری
سلطنت کو حقارت سے نہیں دیکھ سکتا تھا جس نے آسٹریا سے صلح
میں اپنی ہی شرطیں قبول کرائیں - نپولین اب پیرس والوں کا قبلہ و کعبہ بنا
ہوا تھا - لوگ کوچوں میں جمع ہو جاتے تھے جہاں کہیں اسکے گذرنے کی امید
ہوتی تھی اور ستون چھاپے اسکی تعریف کیا کرتے تھے یہ انیسٹیچوٹ کا ممبر ہو
گیا - ڈائرکٹری نے اسکی خوشی میں ضیافتیں کھلائیں لیکن وہ ان ظاہری
نمائشوں سے کھینچا تھا - اور کئی دعوتوں میں شامل ہونے سے انکار کیا لوگوں
کی بابت اس نے افسوس کے ساتھ کہا کہ یہ تو اتنا ہی غل اور شور کرینگے اگر
مجھے سولی پہ لے جاویں - فوجی طرز کے سوا اسکو خارجی شان و شوکت کا
مذاق نہ تھا - اگرچہ وہ اپنی عزت و آبرو نہایت سادگی کیساتھ بڑھاتا جاتا تھا
ڈائرکٹروں نے جب دیکھا کہ ہمارا فروغ روز بروز گھٹتا جاتا ہے اور یہ
شخص ہر دلعزیز ہوتا جاتا ہے تو ان کو ایک گونہ فکر پڑ گئی - اور جو سپاہی
اٹلی سے واپس آئے تھے ان کے صاف صاف خیالات جو کچھ تھے وہ سبھی ان
لوگوں نے معلوم کئے . ان میں سے بہت سے تمنا اور مستعد شمشیر زنی
تیار ہو رہے تھے کہ وکیلوں کو نکال دیں اس نے ان لوگوں کو کہا - ابھی وقت
نہیں آیا ہے اور ڈائرکٹری کو اجازت دی کہ اسے مہم جنگ کا کمانڈران
چیف نامزد کریں یہ مہم مصر کی فتح کی تھی اور اسکا اصلی منشا یہ تھا کہ انگریزوں
کے مقبوضات اور حکومت ہند کو نقصان پہنچایا جاوے جب بوناپارٹ

۱۷۹۸ء میں ٹولون سے مصر کے لئے جہاز میں سوار ہوا وہ بخوبی جانتا تھا کہ فرانس کی گورنمنٹ ڈگمگا رہی ہے۔ اس نے بوری اینی سے کہا کہ ڈائرکٹر لوگ بہت مدت تک اب قائم نہیں رہ سکتے وہ نہیں جانتے کہ لوگوں کے خیالات کا بندوبست کیا جاوے بوناپارٹ فرانسیسی لوگوں سے خوب واقف تھا*

شروع ہی سے یہ مہم خطروں سے گھری ہوئی تھی نلسن جہاز دیکھ ایک بیڑے کے ساتھ فرانسیسیوں کی تلاش میں بحیرہ روم میں تھا وہ بیڑا مع چودہ ہزار آدمیوں کے عبور کر کے افریقہ پہنچنے میں کامیاب ہوا یہاں کا کام اٹلی کے عظیم کاموں سے کہیں بڑھ کر تھا۔ اسلئے کہ یہاں اسکو ادہر تو آب و ہوا کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اُدہر اپنے سپاہیوں کے وہی خطروں کو دور کرتا۔ اور دیسیوں کی حماقت اور تعصب کو برداشت کرنا پڑا۔ وہ آگے بڑھا۔ اور دریائے نیل کے آبشاروں تک ملک فتح کر لیا۔ اہرام کی لڑائی میں اس نے میملوکس کو بھاری شکست دی۔ یہاں اس موقعہ پہ اس نے یہ کمال دانائی دشمن کے توپخانہ کو جانچ لیا تھا کہ بے ڈول بنا ہوا ہے اور یہی اسکے فتحیابی کا باعث ہوا ۱۷۹۹ء کے شروع میں وہ کوچ کر کے شام میں گیا اور ساحل سے ایل آئرش اور گازا پر قبضہ کر لیا اور حملہ کر کے جافا کو لے لیا اسکے سپاہیوں نے بادسموم اور بے آب ریگستان کی تکلیف کا سامنا اتنی ہی بہادری سے کیا۔ جتنا کہ دشمن کا۔ اور انکے سردار نے خوشی سے ان کی سختیوں اور محنتوں میں حصہ لینے سے اور بھی زیادہ اپنے تئیں ہر دلعزیز بنا دیا جب سب لشکر کیسداں چلنے کا حکم دیا اور گھوڑے خچر بیماروں اور زخمیوں کے لئے بچا رکھی گئیں تو اس نے بھی اپنے گھوڑے لینے سے انکار کیا اور دنبے آدمیوں کے ساتھ پیدل چلا ۔۔۔ میں دبا پڑ گئی اور نا امیدی انکے لشکر میں اسقدر بڑھ گئی کہ لوگ مایوس ہو

خوف زدہ ہو گئے وہ خود ہسپتالوں کا ملاحظہ کرتا تھا اور غریب بیماریوں
کو دیکھتا تھا اور اپنی دلیری سے بہت سے کمزور دلوں کو غیرت دلاتا تھا۔
اور ان میں ہمت پیدا کرتا تھا۔ قلعہ سنٹ جین ڈی ایکڑ کے محاصرہ پر اسکو
ایک ناگہانی سخت مزاحمت پیش آئی یہ خاص کر احمد پاشا کا جو جابرانہ
تعصبات کے باعث سے مشہور تھا یہاں اس نے اپنے مقابل میں انگریزی ریر
ایڈمرل سڈنی سمتھ کو پایا جو قلعہ گیر ہو گیا تھا۔ اور انکے سپاہ میں
جان ڈال رہا تھا دو مہینے بوناپارٹ ثابت قدمی سے محاصرہ کرتا رہا۔ اور جو
لشکر محاصرہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھتا تھا اسے ماونٹ ٹبر کے قریب
شکست دی لیکن مصر کو واپس جانے کے لئے مجبور کیا گیا تب ترک پاشا
ایک بڑی فوج کے ساتھ ابوبکر کے میدان میں آیا اور اس میدان کو
اس سے لے لیا لیکن نپولین نے اس کو شکست فاش دی اور اس
جگہ کو پھر چھین لیا یہ واقعہ آخری جولائی ۱۷۹۹ء میں ہوا بہادر جنرل
ڈی کو بھی مصر کے بالائی حصہ میں کامیابی ہوئی لیکن نپولین نے اپنی
دانائی سے معلوم کر لیا کہ یہ تمام بڑی مہم ناکامیاب رہی مصر میں لشکر کے اترنے
کے چند روز بعد نلسن آنکلا اور ۱۷۹۸ء یکم اگست کو دریائے نیل کی لڑائی
میں فرانسیسی بیڑے کو برباد کر دیا۔ فرانسیسیوں کو بہت سخت
صدمہ پہنچا۔ اور مہم مصر کی آئندہ امیدیں خاک میں مل گئیں فرانس اور
مصر کے درمیان رابطہ منقطع ہو گیا اور معلوم ہوا کہ آج نہیں تو کل
لشکر جو جنگ یا بیماری سے کمزور ہو گیا تھا۔ دشمن کے قابو میں آجائیگا۔

بوناپارٹ کی واپسی ۱۸ برومیر کو

بوناپارٹ کو فرانس سے ایسے واقعات کی بھی خبریں گاہے گاہے ملتی
تھیں۔ جن سے اسے یقین ہو گیا کہ اسکے لئے سب مصالح طیار ہے۔

اگر وہ چپ رہے گا تو کوئی اور شخص کامیاب ہو جائیگا روز بروز ڈائرکٹری
اور اسکے ہر دو کونسل قدما و پانصد کی کمزوری اور ناقابلیت ظاہر ہوتی
جاتی تھی اٹلی میں نقصان ہوتا گیا اور لوڈی پر جوبرٹ کی بہادرانہ موت سے
بھی فرانسیسی لشکر کو فتح نصیب نہ ہوئی یہ دیکھکر بوناپارٹ نے لشکر کا
چارج بہادر صاف دل کلیبر کو دیا اور مصر کو پوشیدہ طور پر چھوڑ دیا۔
قسمت میں یہ تھا کہ جلدی وہ ایک قاتل کے ہاتھ سے مارا جائے ۲۲ اگست
کو نپولین معہ چند دوستوں کے اسکندریہ پر جہاز میں روانہ ہوا اور اپنے
وطن اجیشیو میں پہنچا اور وہاں سے فریجس کی راہ فرانس میں آیا۔
لوگوں نے اسکا بہت خوشی سے استقبال کیا پھر پیرس کو مثل فاتح کے
روانہ ہوا۔ ڈائرکٹری نے ظاہری مسرت سے اسکا استقبال کیا اور اسکے
آنے پر بر تکلف خوشی ظاہر کی جسکو اس کا دل تو اظہار کرنا پسند نہیں کرتا
تھا مگر خوف مجبور کرتا تھا مشہور تاریخ اٹھارہ برومیر یعنے ۹ نومبر ۱۷۹۹ع
کو ایک بار ہسپانیہ اور اپنے بھائی لوسی ان اور فوجی مدد سے بذریعہ
سازش اس تجویز کو عمل میں لایا جس سے اس نے ڈائرکٹری کی گورنمنٹ
کو درہم برہم کر دیا اور کونسل پانصد کو مجلس سے بزور شمشیر نکالدیا بعض
کاہل اور کم ہمت وکیلوں کو دریچوں کی راہ سے نکلکر بھاگنا پڑا یہ زمانہ حال
میں ویسا ہی تھا جیسا کہ کرام ول کا لانگ پارلیمنٹ کے ساتھ سازش
کرنا جو نہایت ہی کامیاب رہی تھی۔ اس نے اپنی اولوالعزمی کو حب الوطنی
اور رفاہ عام کا جامہ پہنایا۔ بوناپارٹ ان نمکحرام محافظوں پر بہت خفا ہوا
جنہوں نے بہادر سپاہیوں کو فتوحات کے انعاموں سے محروم کیا تھا
لوسین نے دونو کونسلوں کے نہایت غریب اور ترتیب پذیر آدمیوں کی
ایک جماعت کو اکٹھا کیا اور نپولین اور سپاہیوں کا ان کاموں کے لئے
شکریہ ادا کرنے کے بعد ایک نئی گورنمنٹ بنائی گئی اور تین حاکم ملک پر حکومت

کرنے کے لئے مقرر ہوئے جن میں اول بوناپارٹ تھا - دو کمیشن قانون
ملکی پر فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے نئے اہلکار مقرر ہوئے اور کنسلیٹ
یعنی کنسل کی حکومت کا زمانہ شروع ہوا - اسوقت سے ہمیں نیپولین کو
حاکم سمجھنا چاہیئے کیونکہ بطور کنسل اول کے تمام حکومت اسکے ہاتھ میں
تھی اور اسکے برائے نام ہم منصبوں کو اسکی مرضی پر چلنا پڑتا تھا اور سلطنت
جمہوری کا فقط نام ہی نام تھا ایک بے حقیقت سینٹ اور کونسل تھی
لیکن وہ صرف فرمانروا کی مرضی کو ضابطہ کا رنگ دینے کے لئے تھیں۔
کنسلیٹ کے قائم ہونیسے لیکر اس انقلاب زمانہ حکومت شاہی تک
نیپولین رفتہ رفتہ ہر شے کو جس پر سلطنت جمہوری کا کوئی نشان باقی تھا
مٹاتا جاتا تھا بہت سے لوگ اس بات کو تاڑ رہے تھے تاہم کوئی شخص
برملا نہیں کہہ سکتا تھا سب کی آنکھیں اسی طرف تھیں عام لوگ جو امن
چاہتے تھے اسی کی طاقت پر بھروسہ رکھتے تھے سپاہی جو آخری دو سالوں
کی بے عزتی سے ناخوش تھے اپنی پہلی شہرت کو پھر قائم کرنے کے لئے اسکی
طرف تاک رہے تھے نیز معاونان شاہی خاندان خیالی پلاؤ پکاتے تھے -
کہ اس نے کرامول کا کام کیا ہے تو جنرل مانک کی چال چلیگا اور بوربون
لوئی ہشتم کو تخت پر بٹھانے اور پھر شاہی سلطنت کے قائم کرنیکا طریق
اختیار کریگا مگر اس قسم کی درخواستیں جلا وطن خاندان کے وکیلوں نے
اگر اسکے آگے پیش کیں اس نے حقارت سے ان کو الگ کر دیا اس نے
یہ چیز اس کوشش سے نہیں حاصل کی تھی کہ کسی اور کو دیدے

کنسلیٹ کا زمانہ ۱۸۰۰ء کی لڑائی بوناپارٹ کی عظمت

کنسل [illegible] نے انتظام کے شروع میں آسٹریا اور انگلینڈ کے پاس صلح
کی درخواستیں بھیجیں - اس خط کے جواب میں جو نیپولین نے اپنی قلم سے

جارج سوم کے نام لکھا تھا اندر سیکرٹری اوف اسٹیٹ نے ایک خشک رسمی مراسلہ بھیجا۔ جارج سوم جو بڑا ہی تعصب رکھتا تھا ایسا آدمی نہیں تھا کہ نو دولت نپولین کی شخصی التماس کا جواب دیتا دینا سے بھی اسکو اسطرح ترک ہوئی اور اب اسنے اہل فرانس کے آگے ثابت کر دیا کہ وہ خود لڑائی کا خواہاں نہیں ہے بلکہ اب اسکو لڑائی اپنی مرضی کے خلاف کرنی پڑی۔ فوجی جوش پھر فرانس میں بڑے زور کے ساتھ تازہ ہوا سینا اٹلی میں اپنی فوج سے کہیں زیادہ کثیر التعداد فوج کے ساتھ لڑ رہا تھا میلاکی آسٹرین چالیس ہزار فوج کے ساتھ ایک لاکھ اسی ہزار کا مقابلہ کر رہا تھا وقت پر کام آنے کے لیے ساٹھ سو ۶۰۰۰

مضبوط آدمیوں کا فرانسیسی لشکر تیار کیا گیا۔ نپولین مئی ۱۸۰۰ میں اپنی فوج کو سنٹ برنرڈ پر لے گئے اور پھر سمپنیں اور سنٹ گاتھرڈ کی راہ اٹلی میں پہنچا ۱۸۰۰ کی لڑائی جس میں عمدہ تجویزیں اور فن جنگ اعلےٰ طور پر استعمال کیا گیا تھا نہایت کامیاب رہی اور مورنگو کی بڑی لڑائی نے جو ۱۴ جون کو ہوئی تھا نپولین کو پھر ایک دفعہ اٹلی کا مالک بنا دیا۔ فتح مند لشکر کی سرداری میسنا کو دیگئی اور بوناپارٹ پیرس کو واپس آیا اور اسوقت فرانس اور یورپ کی نظر میں پہلے سے زیادہ عزت پائی ٭

دوسرے سرداروں اور خصوصاً مورلو کی متواتر کامیابیوں نے صلح کیلئے درخواستیں بھیجنے پر آسٹریا کو مجبور کیا۔ ۳ دسمبر ۱۸۰۰ کو ہوہنلنڈن پر موریو کی فتح لونی ول کے نام عہدنامہ کا باعث ہوئی اور آخرکار ۱۸۰۲ کے شروع میں عہدنامہ امیں ہوا اور صرف یہی ایک صلح تھی جو کبھی نپولین اور انگریزی گورنمنٹ کے درمیان ہوئی ٭

لیکن عہدنامہ امین جو رعیت دوست امرا کی چندروزہ حکومت کا نتیجہ تھا۔ بہت مدت تک قائم رہنے کا احتمال نہیں تھا انگلینڈ اور فرانس میں

ولی دشمنی تھی - جارج سوم اور اسکا دربار بوناپارٹ کو صدقدل سے فرمانروا
نہیں مانتے تھے کیونکہ وہ حقدار نہیں تھا انکی نظر میں وہ شروع سے آخرتک
کا مسکین غاصب تھا جسکے برخلاف ہر ایک تجویز جائز تھی نیپولین کا جواب
اپنے بچاؤ میں یہ تھا - کہ میں نے تاج کو کسی سے نہیں چھینا - وہ کیچڑ میں پڑا
ہوا تھا میں نے اسکو اٹھالیا اور لوگوں نے اسے میرے سر پہ دہر دیا اور
قول اس کا درست تھا لوگوں نے اسکو ایسا سمجھا جیسا کہ حملہ آور بادشاہوں
پر معاونان سلطنت جمہوری کی فتح کو اور وہ اسکو ایسا آدمی خیال کرتے تھے
جس نے اپنی اعلےٰ لیاقت ترقی کر کے لوگوں پہ ظاہر کر دیا کہ ملازمت کی بنیاد
لیاقت پر ہونی چاہئے اور لوگوں کو اور ونکی لیاقتوں پر ترجیح دینے کے لئے
بلا لحاظ خاندان یا لیاقت کے اپنے آپ کو تیار ثابت کیا اس لئے کہا کہ پرانے
خاندانی لوگ اور دیوان غیر ملک جنکو روپیہ سے بھی زیادہ حقارت سے دیکھتے
ہیں اور یہ بھی وہ سچ کہتا تھا کیونکہ غیر کی سختیاں اسی قابل تھیں کہ نظیر تنہا
نیپولین کو لوگوں کے آگے پیش کیا جاوے کہ کنسلیٹ کے زمانہ میں بھی اسی
پبلک پھولی پھلی تھی اور نیا انتظام مضبوطی سے جاری تھا کسیطرف کو ایک
دوسرے پر اعتماد نہیں تھا - انگلنڈ قدرتی بدگمانی کے ساتھ دیکھ رہا تھا کہ
کنسل کی اولوالعزمی کے اقبال کے ساتھ بڑہتی جاتی ہے نیپولین کا ظاہر ارادہ تھا کہ
کہ فرانس کو یورپ میں زبردست طاقت اور اپنے تئیں فرانس کا اعلےٰ لائق
حاکم بناوے اس مطلب کے لئے اس نے تعجب انگیز استقلال اور دانائی کیسا
کام کیا لطور کنسل اول کے اس نے چار برس کے عرصہ میں کسی طرح سے
ملک کو ایسے بڑے بڑے خائدے پہنچائے جو انصافاً اسکے زمانہ آخر
کی غلطیوں اور خطاؤں کی عیب پوشی کے لئے کافی ہیں - اس کی خواہش
ایک فرقہ کا سردار ہونے کی نہیں تھی - بلکہ تمام قوم کا - اسلئے اس نے اپنی
حکومت کے شروع میں تمام جماعتوں کو یکساں خوش رہنے کی کوشش کی

رفتہ رفتہ اس نے ان خرابیوں کو دور کیا جو بغاوت کے زمانہ میں پیدا ہوگئی
تھیں قابل مضحکہ جنتریاں جس میں مہینوں کے نام عجیب عجیب تھے خارج
کی گئیں۔ بہت سے جلاوطنوں کو فرانس میں واپس آنے کے لئے اجازت
اور ترغیب دی گئی عبادت عام پھر گرجوں میں جاری کیگئی علاوہ بریں کونسلیٹ
کے زمانہ میں اور بیشک اپنی تمام حکومت میں اس نے زراعت تجارت
اور صنعت کو ترقی دینے میں بہت جوش دکھایا فرانس اور اسکے ممالک
ماتحت میں بڑے بڑے پبلک کارخانے بنائے سنیلان کے اوپر کی سڑک نپولین
ہی کے فیض کا نشان ہے اس نے ترغیب اور انعام سے علم و ہنر کو ترقی دی
اور بغاوت کے زخموں کو اچھا کرنے اور فرانس کی خوشحالی کی متواتر کوشش
کرنیسے کنسل اول نے لوگوں کے دلوں میں بڑا رسوخ پیدا کر لیا۔
لیکن اس تصویر کا دوسرا رخ قابل افسوس ہے لوگوں کے اعتماد
کی دولت کو بیدریغ کرکے بُری طرح اسے کام میں لایا یہ شخص ہمت سے اولالعزم
دلیر اور تیز مزاج رہا ہے لیکن جب تک وہ دولت کے لئے لڑنے میں مشغول
رہا عاقبت اندیشی اور دانائی سے اس آگ کو دبا رکھا لیکن اب اسکے تند مزاج
پر وہ بوجھ آپڑا تھا جو جہاز کو ڈبو دینے والا تھا یعنی حد سے زیادہ عزت اور
جیسا شیکسپیر نے اسکار وڈینل کی بابت کہا ہے وہ بوجہ [illegible] کے حق میں
حد سے زیادہ وزنی نکلا اسکی اولالعزمی زیادہ ہوتی تھی [illegible] کہ
بہادری خود غرضی میں تبدیل ہوگئی اب وہ اپنے آپ کو ان [illegible] کا مستحق
نہیں سمجھتا تھا جن کی قسمتوں پر حکمرانی کرتا تھا بلکہ تمام ملک دنیا کو اپنی
بزرگی کا خدمتگار جاننے لگا جب چند خستہ دل جان نثار دوستوں نے اس
سے آرام اور آزادی کی درخواست کی تو اسکے جواب کا مطلب یہ تھا تم میری
شان و شوکت رکھتے ۔ فرانس اصیل گھوڑے کیطرح اسے اپنی پیٹھ پر بٹھا کر
بہادری سے لڑائی کی گرمی میں لیجاتا رہا لیکن اس بے رحم سوار نے اسپر اسقدر

دبا۔ ڈاکٹر کارنتھک کیا اور پیچے گر کر مرگیا ؎

آمینز سے آسٹرلٹز تک نپولین شہنشاہ

عہدنامہ آمینز کو صرف دس مہینے ہوئے تھے مگر اسکا خاتمہ ہوتا دکھائی دیا۔ انگریزوں نے مالٹا کو خالی کر دینے کا وعدہ کیا تھا مگر جب دیکھا کہ فرانس جنگی تیاریاں اور سپاہیاں کے ساتھ سرگوشیاں کر رہا ہے تو ایفائے وعدہ میں تاخیر کی۔ نپولین اخباروں کے حملوں سے انگلستان پر جھنجلا گیا اور وہ اخباروں کی آزادی کے بالکل برخلاف بھی تھا اور عہدنامہ کے پورے عملدرآمد ہونے پر زور دیا اور یورپ کے ملکی انتظامات میں انگلستان کی مداخلت کرنے سے اپنی ناراضگی ظاہر کی لارڈ وٹ ورتھ وکیل انگلستان اُدھر سے روانہ ہوا اور ادھر سے جنرل انڈریسی وکیل فرانس دونوں ڈوور پر ملے۔ ۱۸ مئی کو انگریزوں نے لڑائی کا اعلان دیا فرانسیسی جہاز جو انگریزی بندرگاہوں میں تھے پکڑے گئے اور ضبط کر لئے گئے۔ اُدھر کنسل اول نے ان انگریزوں کو بطور قیدیان جنگ گرفتار کر لیا جو فرانس میں آباد تھے ؎

اس طور پر یہ لڑائی از سرِ نو شروع ہوئی اور ان جھگڑوں نے جنگ کو طول دیا اور یہ جھگڑا یہاں تک جاری رہا کہ شاہی سلطنت فرانس تباہ ہوئی ؎

فرانس کے برخلاف چند قوموں نے ایک نئی سازش کی اور یہ زوال شاہی حکومت کے بعد تیسری تھی اسکا خاص بانی مبانی پٹ تھا جو ایک دفعہ اور ان معاملات کا سرگروہ بنایا گیا وہ طاقتیں جنہوں نے انگلینڈ کے ساتھ اتحاد کیا۔ سویڈن۔ روس۔ اور آسٹریا تھے۔ کم از کم انگلینڈ کے لئے ہر ایک تیاری کرنے کے لیے معقول وجہ تھی نپولین نے اس ملک پر چڑھائی کرنے کا ارادہ عام طور پر ظاہر کر دیا تھا۔ اس نے بولون کے پاس کی بلندیوں پر بہت سی بے پیندی کی کشتیاں تیار

کرائیں تھیں۔ انگلینڈ کا لشکر فرانس کے لئے ایک سخت دھمکی تھی۔ اور انگلینڈ میں اسقدر جوش پیدا ہوا کہ ایک لاکھ پچاس ہزار والنٹیروں نے اپنا نام لکھایا اور باقاعدہ فوج بھی بہت بڑھ گئی ۱۸۰۴ء میں بجائے کونسلیٹ کے فرانس میں شاہی حکومت قائم ہوئی بہت بڑی کثرت رائے اسطرف تھی کہ ملک کا سردار شہنشاہ کے لقب سے ملقب ہو چنانچہ اسکے بموجب نپولین معہ جوزیفائن کے ماہ دسمبر ۱۸۰۴ء میں تخت نشین ہوا اسوقت ملک کی فوجی قوت زیادہ قوی ہو گئی ان تمام فوجی سرداروں کی ایک نئی جماعت اطرباقی گئی جنہیں میں سے فوجی افسر تخت کے گرد کھڑے ہونے کے لئے منتخب ہوتے ایک اعلانیہ اور جہاد دستور ہوا جس میں جنرل اور عام سپاہی جبکہ اپنی بہادری سے امتیاز حاصل کیا ہو یکساں داخل ہو سکتے تھے یہ بھی ان فوجی معاملات میں سے تھا جو زیر غور تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ۱۸۰۵ء سال بلحاظ شور و شغب کے قابل یادگار ہوگا و

اس میں ہمیشہ شک رہیگا کہ آیا نپولین نے حقیقت میں انگلینڈ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ اصلی عمل حملہ سے خیال ہٹانے کے لئے یہ ضرور دھمکی تھی۔ لیکن پٹ نے اس میں پورا یقین کر لیا اور کسی ہاکو نہ سنا اسکے ایک پارلیمنٹ کے معتقد نے اسکو ایک نامہ نگار کی چٹھی آنے کی خبر دی جس میں لکھا تھا کہ فوجیں دریائے رائین کی سرحد پر اکٹھی ہو رہی ہیں وزیر اعظم نے کہا اب تمہارا نامہ نگار درست بدخواہ ہے لیکن یک لخت بہت جلد یکایک یہ شبہ دور ہو گیا اخیر اگست میں شہنشاہ نے اپنے کیمپ کو توڑ دیا اور اپنے لشکر جرار کو بہت جلد فرانس کے پار لے گیا اور ان فوجوں کے ساتھ جا ملا جو اسکے سرداروں نے جمع کی تھیں اور تین لاکھ فوج لیکر جنوبی جرمنی پر چڑھ گیا۔

نپولین نے ان کو بیخبر آ دبایا ورٹمبرگ اور بیڈن کو صلح کرتے ہی پہلے اس نے جلدی سے کوچ کر کے آسٹریا کے جرنیل ماک کی فوج کو الم کے نزدیک

بالکل گھیر لیا۔ جنیل ماک مع تمام اپنی فوج کے اسکا مطیع ہو گیا اور مقام الم اسکے
تحت میں آگیا۔ اسکے بعد اس نے وائنا کو کوچ کیا جس نے سوائے اسکے اور
کچھ علاج نہ دیکھکر خود کو نپولین کے حوالے کرے اور اسے اندر چلا آنے دے
اس اثنا میں اسکی بڑی بڑی فوج میدان کارزار میں آرہی تھی نپولین کو لڑائی
کیواسطے جگہ پسند کرنیکا بڑا شوق تھا۔ اس نے دارالریاست برن کے پاس
مراویا میں ایکہی جگہ اختیار کی اور دوسری دسمبر کو یہاں آسٹرلیٹس کی
مشہور جنگ ہوئی اس فتح میں جو نپولین کی تمام پچھلی فتوحات کو مات کر دیا
پندرہ ہزار قیدی اور ستو توپیں اسکے ہاتھ میں آئیں۔ آسٹریا لاچار ہو گیا اور
صلح کرنیکیو اسطے مجبور ہوا اور اسکی فوجکو ایسی گھبراہٹ میں پسپا ہونا پڑا کہ
کچھ مدت تک پھر جمع نہ ہو سکے عہدنامہ پریسبرگ سے جو ۲۶ دسمبر کو وقوع میں آیا
آسٹریا کی طاقت ٹوٹ گئی اور شاہنشاہ فرانس بذات خود نپولین کی ملاقات
کو لشکر میں آیا۔ وزیر اعظم کا پنچ مقرر کیا گیا اصلح جنگ کا خاتمہ ہوا
اور فتح عظیم شاہنشاہ کے نام رہی ❊

لیکن ان سب باتوں سے زیادہ قابل غور یہ بات ہے کہ ماہ دسمبر کی اکیس
تاریخ کو اسی دن جبکہ جرنیل ماک الم کے نزدیک گرفتار ہوا تھا کیڈز کے نزدیک
[illegible] گھر پر نیلسن نے فرانس اور سپین کے جہازوں پر حملہ کیا ہر ایک انگریز
[illegible] سے واقف ہے اور اس فتح سے جو نیلسن نے اپنی جان دیکر حاصل
[illegible] فرانسیسیوں کو نہ صرف شکست ہوئی بلکہ ان کے تمام جہازوں کا بیڑا
[illegible] اور نیست و نابود ہو گیا اس دن سے لیکر لڑائی کے بعد دس سال تک
[illegible] انگریزوں کے ساتھ بحری لڑائی لڑنے کے قابل نہ رہے تھے
[illegible] نپولین کی طاقت کی نسبت یہ ٹھیک کہا ہے کہ یہ جہاز کی اس
[illegible] سے مشابہت رکھتی تھی جو بہتی ہوئی ندی کے مقابلہ میں بالکل
ہو گئے خشکی پر طاقتوری میں اسکا نام بہت مشہور تھا ❊

حالانکہ فرانس تمام براعظم میں فتوحات حاصل کرتا تھا۔ اسکے جہاز بندرگاہوں میں چھپ رہے تھے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ میں انگریزی بحری چور مارے ڈر کے بھاگے پھرتے تھے انگریزوں کو دریائے نیل پر بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئیں تھیں لیکن ٹریفالگر پر سب سے بڑھکر فتح نصیب ہوئی اور اگر نیپولین خیال کرتا تو اس سے اسکو یہ سبق مل سکتا تھا کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔

۴۔ جینا۔ ایلو۔ فریڈلینڈ۔ ٹیلیٹ کی فتوحات

۱۸۰۶ء میں ان بڑی بڑی فتوحات حاصل کرنیکے بعد نیپولین کو صرف پرشیا کی جھوٹی سی تھی اس ریاست نے ایک بڑی نالائق حرکت یہ کی کہ جب لڑائی ہو رہی تھی تو اس نے ہینوور پر لینے کے لالچ میں آکر اپنے آپ کو علیحدہ رکھا۔ اور کسی کا ساتھ نہ دیا جب آسٹریا مغلوب ہو چکا تھا اور پرشیا کے ساتھ کچھ مدت تک لڑائی بند کر دی گئی تھی تو نیپولین نے اسکے ساتھ دوستی پیدا کرنے کا میلان بالکل ظاہر نہ کیا کیونکہ یہ اسکے کمزور اور شکی بادشاہ سے دلی نفرت رکھتا تھا۔ آسٹرلیس کی شکست سے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اتحاد ٹوٹ گیا۔ ایک دفعہ پٹ نے اور اسکی کوشش کی کہ فرانس کے ساتھ صلح کی جائے پٹ صاحب کا دل ٹوٹ گیا اور وہ ماہ فروری ۱۸۰۶ء میں مر گیا اور اسکے بڑے ہمعصر نے بھی چند مہینوں کے بعد اسکا ساتھ دیا اس خط و کتابت سے جو جاری ہوئی پرشیا کو معلوم ہوا کہ فرانس انگلستان کو ہنوور دینے پر راضی ہو گیا ہے آخرکار اسکی آنکھیں کھلیں اور قومی پارٹی نے جو کچھ مدت سے سپاہ وغیرہ جمع کر رہی تھی آخرکار لڑائی کا اعلان دیا انگلستان تو ہر ایک طاقت کو فرانس کے مقابل میں ساتھ دینے کو تیار رکھتا تھا پرشیا سے صلح کر لی اسکے اور سویڈن کے ساتھ اب اس نے

جو تھا ظاہر کیا پرشیا کی فوج تعداد میں بہت تھی لیکن افسر اچھے نہ تھے پرانے زمانے کے تھے اور ان کے پرانے خیالات تھے نپولین مشق کیا کرتا تھا۔ اور جب اسکو معلوم ہوتا کہ یہ میرے حملہ کی بنیاد پر امید لگائے بیٹھے ہیں تو طنز سے کہا کرتا تھا کہ یہ بڈھے ہیں بیوقوف بڑی بھاری غلطی کر رہے ہیں ملبو جر کی نسبت جو ان میں سب سے زیادہ لائق تھا یہ کہا کہ وہ بڑا بہادر اور عمدہ لڑنے والا سپاہی ہے وہ سانڈ کی طرح اندھا دھند آگے گھس کر حملہ کرتا تھا اور کچھ خوف و خطر نہیں کرتا لیکن جرنیل کے اوصاف اس میں بالکل پائے نہیں جاتے جودہ تاریخ کو نپولین کے مقام جینا پر مسٹر ڈریٹ برلوپوسٹ نے فتح پائی اس منحوس دن میں پرشیا کے پچاس ہزار آدمی مارے گئے اور اس سے بڑھکر کونسی مصیبت ہوسکتی ہے تمام ملک میں ہل چل مچ گئی اس کا باعث یہ تھا کہ گورنمنٹ سے رعیت خوش نہ تھی بڑے بڑے مضبوط قلعے بغیر کسی مقابلہ کے فرانسیسیوں کے ہاتھ آگئے بڑی بڑی جرار فوجوں نے اپنے آپ ہتھیار ڈالدیئے۔ ظفر مند نپولین برلن میں داخل ہوا اب اس کو صرف روس کا مقابلہ کرنا باقی تھا ۱۸۰۶ء ختم ہوا اور بادشاہت کو بڑی شان و شوکت نصیب ہوئی فرانس کے لوگ شان و شوکت کے نشہ میں آکر ان فتوحات کے خرچ پر کسی قسم کی شکایت نہیں کرتے تھے اگرچہ بہت سے گھروں میں بھائی بیٹوں والدوں کی موت نے ماتمی لباس پہنا دیا تھا جو کہ لڑائی میں مارے گئے تھے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ نپولین اور اسکی بیوی دونوں پیدل سیر کر رہے تھے رستے میں ان کو ایک گنوار کی عورت ملی نپولین نے اس سے پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے وہ اس نے جواب دیا کہ شہنشاہ کے دیکھنے کے واسطے جو اس رستہ سے گذرنے والا ہے نپولین نے کہا تم اسکو کیوں دیکھنا چاہتی ہو تمنے کیا کیا ایک ظالم کے بدلے دوسرا ظالم تبدیل کر لیا پہلے پوربوں تھا اب نپولین ہے

واہشیں نپولین ہمارا بادشاہ ہے بوربون امیرو
لئے یہ قصہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس بات سے کل
معاملات ... ہو سکتی ہے

روس کے زخم اسٹرلٹز کے تلواروں کے اسوقت مندمل ہو چکے تھے اور ۱۸۰۷ء کی لڑائی جو کہ مشرقی پرشیا کے میدانوں میں سال نو کے ساتھ شروع ہوئی رانا الگزنڈر کی افواج سے بڑھ گئی۔ روسی دشمن کی جہالت اور دلیری مقام ایلین پر دوون کی ذرا تور لڑائی میں ظاہر ہو گئی جس میں تین ہزار آدمی قتل اور ۵۰۰۰ قید ہوئے اس خوفناک لڑائی کے بعد بے سرو سامانی نے آ دبایا لیکن ہم اجون یعنی مرینگو کی ساتویں سالانہ جشن کے دن دوسری دفعہ پھر نپولین کو فتح نصیب ہوئی اور الگزنڈر نے اب صلح کی درخواست کی۔ ٹلسٹ کے عہد نامہ سے پرشیا کی تیسری درجہ کی طاقت رہ گئی اور اس سے روس کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔ نپولین نے شاہنشاہ روس سے رابطہ اتحاد مضبوط کرنا بہت مفید سمجھا۔ اور جانا کہ اسکو اسکی فتوحات مشرقی ملکوں میں مدد دیگا۔ کیونکہ بادشاہ پرشیا سے دلی نفرت رکھتا تھا مگر ظاہر نہ ہونے دیتا تھا اس نے روسی سپاہیوں کی خوبی۔ ان کی بڑی فرماں برداری ان کی حلم و بردباری کو فوراً معلوم کر لیا۔ اس نے سکندر سے کہا میرے سپاہی ایسے بہادر ہیں کہ دنیا میں اگر ہونگے تو ایسے ہی ہونگے۔ لیکن اپنی حالت پر حجت کرنیکے بہت عادی ہیں اگر ان میں روسیوں کی سی ثابت قدمی اور ترتیب پذیری ہوتی تو دنیا کی فتوحات انہیں کچھ دشوار نہ ہوتیں

نپولین کا عروج اور اسکی غلطیاں

(۱) اس شاہنشاہ کی طاقت کا سب سے اعلیٰ درجہ کا زمانہ سمجھنا چاہئے

تین سال تک اس نے براعظم یوروپ کی تین بڑی طاقتوں یعنی [illegible]
رشیا پرشیا کو بڑا تنگ کیا اور آخرکار ان کو صلح [illegible]
میں اسکی مرضی سب سے طاقتور سمجھی جاتی تھی - اس نے وہ درجہ اور رتبہ
حاصل کیا جو کبھی خوش قسمت سپاہی کو نصیب نہیں ہوا تھا - اس نے
اپنے رشتہ داروں کو بادشاہ بنا دیا تھا اور وہ بت کی طرح تخت پر
بیٹھے تھے کیونکہ ان کو بالکل شاہنشاہ کی مرضی کے موافق کام کرنا پڑتا تھا
لوسین طرفدار سلطنت جمہوری جو کہ خاندان میں سے بڑا مستقل مزاج
آدمی تھا اپنے شاہی بھائی سے جھگڑ پڑا - اور اس طریقہ سے اپنے دل
کی باتیں اس نے کہ ڈالیں کہ نیپولین برداشت نکر سکا - بادشاہ نے جوزف
لوئی - اور نیز جیروم کو جن کو وہ حقارت اور بد زبانی سے پاجی پکارا کرتا تھا
سلطنتوں کے مالک بنا دیئے جوزف کے حصہ میں نیپلز آیا بعد ازاں وہ
سپین کو تبدیل کر دیا گیا لوئی کو ہالنڈ اور دیسین کو بادشاہ بنایا - جیروم کو
ویسٹ فلیا کی سلطنت دی جو بد قسمت بادشاہ پرشیا کے ملک سے لوٹ
کھسوٹ بنائی گئی تھی - اس تقسیم تخت و تاج کیوقت نیپولین نے
اپنے سالہ مرات اور سوتیلے بیٹے رہ گئے یو برنیس کو بھی فراموش نہ کیا مگر یہ
شاہنشاہ نے بڑی بھاری غلطی کی ؛

اس کا ایک اصول یہ تھا کہ حقدار کو ترقی دی جاوے اور خاندانی دعووں
پر بالکل خیال نہ کیا جاوے یہاں اس نے ایک برخلاف کام کیا کہ جوزف
جیسے غافل اور مورت جیسے تیز مزاج اور سرکش کو ایسے ایسے اعلے مرتبوں
پر سرفراز کیا جنکے واسطے بڑے بڑے عالی دماغ اور دانا آدمیوں کی ضرورت
تھی چونکہ یہ اسکے رشتہ دار تھے اسواسطے اب اسکا نتیجہ برخلاف ہونے
لگا اور وہ ایسے ایسے کاموں کا مجرم تھا کہ اسکے دشمنوں نے اسکو
نقصان پہنچانے کی غرض سے ان سے بڑا فائدہ اٹھایا ڈیوک آف

رسیکن کو جو اسکا ساتھی ہو دوست تھا اس نے خلاف ضابطہ گرفتار کرکے جنگی کچہری میں بالکل بیقاعدہ اور ناقص تحقیقات کی اور اسکو دشمن کی کہانی میں گولی سے مار ڈالا گیا۔ اسی طرح ایک بدقسمت کتب فروش کو بھی جسکا نام پام تھا ایک مضمون بغاوت کا پرچہ تقسیم کرنے کی وجہ سے قتل کرا دیا۔

زبردستی جو سپاہی بھرتی کرنے سے فرانس کے لوگ بہت تنگ آگئے تھے چونکہ جرمنی سے بطور مدد کے بہت سا روپیہ زبردستی لایا گیا تھا اسواسطے لوگوں کے دلوں میں خفیہ قہر و غصہ کے خیالات پیدا ہو گئے تھے۔ ظاہرا تو سب کچھ چمکتا ہوا اور ہر جگہ اپنا سکہ بیٹھا ہوا معلوم دیتا تھا لیکن اب تمام شان و شوکت کی بنیاد پائدار اور مضبوط نہیں تھی۔

شاہنشاہ نے جو حرص اور ہوس کی وجہ سے سپین کے ملکی معاملات میں دخل دیا۔ بڑی بڑی تکلیفیں پیش آئیں جن سے کبھی رہائی نہ ملی اپنے لاکی طول طویل لڑائی میں سلطنت سے مال متاع اور ہر قسم کا ساز و سامان متواتر خرچ ہو گیا اور ہنوز یہ لڑائی ہو رہی تھی اور جنگی ولنگٹن کی مستقل مزاجی سے تنگ اور سخت گیری سے بالکل اور چکنا چور تھے کہ ایک اور وقت آور مقابلہ پیش آیا اور ۱۸۰۹ء کی لڑائی میں ایک دفعہ اور شہنشاہ کو اپنی سپاہ دریائے ڈینیوب کیطرف آسٹریا کی فوجوں کے مقابلہ میں لیجانی پڑی اگر وہ مغرور اور بے پرواہ نہ ہوتا تو ۱۸۰۹ء کی لڑائی سے بادشاہ کو فکر اور غور کے سبق ملتے وہ فوجیں جنہوں نے اسوقت اسکا مقابلہ کیا ان کے دل میں ایک نیا جوش بھرا ہوا تھا کیونکہ آسٹریا کا بادشاہ جو سب سے مطلق العنان بادشاہ ہے اپنی سپاہ کے مردہ دلوں کو جادوگر کیطرح ایک ایسے لفظ سے جوش میں لے آیا جسکو کبھی اسکی زبان پر نہیں لاتے تھے اور وہ لفظ آزادی تھا۔ آسٹریا کے لوگوں کے دلوں میں سپاہ فاتح کی لاف زنی اور مرنیکو

آسٹریا کے لوگوں کی خاتمے کی گستاخی سے غصّہ کی آگ بھڑک اٹھی تھی اور انہوں نے یہ کہکر کہ لڑائی قومی لڑائی ہے اور ایک اجنبی قوم کے برخلاف جو کہ زبردستی ہمارے ملک پر قبضہ کرکے حکومت کرنی چاہتی ہے لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا کر دیا اس سے انہوں نے دشمن کے کام میں بڑی مشکل ڈال دی۔ جبکہ آرک ڈیوک چارلس نے آسٹرن اور ساکسن پالیسی کو شمش اور سعی سے فرانسیسیوں پر حملہ کیا کہ تمام یورپ دنگ ہو گیا اور حملہ کر نیوالوں کے ۰۰۰ا۱ آدمی مارے گئے اور تیس ہزار زخمی ہوئے اور مارشل لینز بھی اس جنگ میں قتل ہوا۔ نقصان دونوں طرف کا بڑا بھاری ہوا۔ اور چھ ہفتہ کی مہلت میں نپولین کو اسقدر مدد آپہنچی کہ وہ دگرام کی لڑائی لڑنے کیلئے آمادہ ہو گیا جس سے آسٹریا پھر اسکے قبضہ میں آگیا اور عہدنامہ ویانا میں شاہنشاہ فرانسیس کو پھر ظالم سپاہی کے حکم کی تابعداری کرنی پڑی نپولین جسکو القاب کا زیادہ شوق اور لوگوں کا پسندیدہ سمجھنا چاہئے قوم کی وفاداری کا احسان مند تھا اب اس نے شادی کرنے کے ذریعہ سے آسٹریا کے شاہی خاندان سے رابطہ پیدا کرکے اپنے تخت کو مستحکم اور حاصل کرنیکی کوشش کی اس نے جوزفائن کو طلاق دیدیا جس سے کوئی بال بچہ پیدا نہیں ہوا تھا اور ۱۸۱۰ء میں میری لوسیا سے جو شاہنشاہ فرانسیس کی لڑکی تھی شادی کر لی۔ دوسرے سال اسکی تخت نشینی کا نخل امید ایک لڑکے کی پیدائش کا پھل لایا۔ جسکو گہوارہ کے اندر ہی شاہ روم کا خطاب دیا گیا؟

روس کیساتھ لڑائی ب

ازمصیبت وتباہی

نپولین کیحکم سے انگلستان پر تمام یورپ کے بندرگاہ بالکل بند کردئے

کئے تاکہ اسکے تجارت کاروبار یکسر برباد ہو جائیں اور اسی قسم کے قواعد پر
انگلستان کی مخالفت پر سخت عملدرآمد ہوا روس کو اسکی بڑی منڈی بند
کر دینے سے سخت نقصان پہنچا اور تینوں ملکوں میں انگلینڈ سویڈن کی کوششوں
سے صلح ہو گئی نپولین کو جسکو انگلینڈ کی صداقت پر بڑا بھروسہ تھا بہت
غصہ آیا اس نے روس کے برخلاف لڑائی شروع کردی اور بڑے غصہ
کے ایسی مہم پر آمادہ ہوا جو اسکی تباہی کا باعث ہوئی یعنی زار روس کے
برخلاف لڑائی ماسکو پر چڑھائی یورپ نے کبھی ایسی سپاہ نہیں دیکھی
تھی جو نپولین ۱۸۱۲ء میں روس کے برخلاف لیگیا تھا اس سپاہ کے
انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ نپولین نے یورپ میں کیا فتوحات کی تھی پانچ
چھ لاکھ جنگی آدمی اور بارہ ہزار توپیں تھیں ماجرن کے آخر میں نیمن
کی سرحد کو عبور کیا اور ہر ایک ماتحت ریاست اپنا اپنا حصہ دینے کے واسطے
مجبور کی گئی سلطنت پرشیا نے بیس ہزار آسٹریا نے تیس ہزار اور پولینڈ نے
ساٹھ ہزار آدمی فرانسیسی فوج میں اضافہ کئے اور آسٹریا پرشیا کے
بادشاہ مع دیگر چھوٹے چھوٹے شاہزادگان وشاہان کے دربار ڈرسڈن میں
حاضر ہوئے چنانچہ اس نے یہاں اپنا شاہی دربار کیا پھر اس مہم پر روانہ
ہوا جو اسکی بربادی کا باعث ہے بادشاہ پہلے اسکے ایسے مطیع اور تابع
فرمان کبھی نہیں ہوتے تھے پہلے کبھی اس نے اپنے دوست تالی تقال کو چند
بادشاہوں کے سامنے باجا بجانے کے لئے مقام ارفرٹ میں بلایا تھا
اسوقت بھی اسکو پھر بلانا چاہیے تھا اسلئے کہ کبھی پہلے یورپ کے بادشاہ
اسکے ایسے فرمانبردار اور حقیر ہوئے نہیں تھے جیسے کہ اس وقت تھے
شاہنشاہ کی تجویز یہ تھی کہ جھٹ پٹ کوچ کرکے دشمن سے جا
بھڑے اور پھر روس کے ساتھ صلح کرے جیسا کہ اس نے آسٹریا اور
پرشیا کی دارالحکومت میں کیا تھا روس کی یہ تجویز تھی کہ جہاں تک

سے لڑائی سے بچیں اور جب آگے بڑھے تو خود پیچھے ہٹ جائیں اور ملک کے اندرونی حصہ میں لے آئیں یہاں اُس بے انتہا فوج کو چارہ اور خوراک کچھ نہیں ملیگا۔ اسکے بعد موسم سرما آجائیگا زار نکولس بعد میں کہا کرتا تھا کہ اسکے دو بہادر سپاہی جن پارے بڑا بھروسا تھا ایک جنوری - دوسرا فروری چنانچہ فرانسیسی آگے بڑھے اور ان کے دشمن پیچھے ہٹ گئے اور جو لشکر رسلطنت سے الگ پڑ سیا پڑتا تھا تو زیادتی تعداد دیکھا نے اسکے کہ ان کو فائدہ پہنچا تے باعث تکلیف ہو گئی تھی ۔

روسی سپاہیوں نے اپنے جنیلوں کی سپاہیانہ تدابیر کو نہ سمجھکر یہ آواز بلند دشمن پر جنگ کا حکم بولدیا اور آخر کار راضی ہو بیٹھے اور جس بڑا ترا اور خوشی کے نعروں سے اپنے افسروں کا استقبال کیا کرتے تھے سب بالائے طاق رکھدیا چنانچہ مقام سمولنگسیں پر مقابلہ ہوا جس میں فرانسیسیوں کو ظفریابی نصیب تو ہوئی۔ لیکن نقصان بہت ہوا اور پھر دشمن بھاگ نکلا اور فرانسیسیوں نے تعاقب کیا ۔ ستمبر کو جب تند مزاج جنرل کتوسٹاف نے بارکلے ڈے ٹولی سے فوج کا کمان کیا مقام بورڈینا پر دارالخلافت کی محافظت کیلئے آخری جنگ ہوئی یہ جنگ ایلیں سے بھی زیادہ خوفناک تھی اور تمام روز دریائے ماسکو کے کناروں پر ہوتی رہی نپولین کیطرف سے ۲۰۰۰۰ آدمی مارے گئے جب ماسکو کے چمکدار گنبد دور سے نظر آنے لگے تو سپاہیوں نے فتحمندی کے نعرے ملند کئے نپولین بھی اس نظارہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کیا عمدہ موقعہ ہے۔

ظفریاب فوج ایک اجڑے ہوئے شہر میں داخل ہوئی گلی کوچوں میں آدمی کا نشان نہ تھا۔ گھروں میں قیمتی مال و اسباب کثرت سے پڑا ہوا تھا۔ لیکن مالک کوئی نظر نہیں آتا تھا صرف خستہ حال بدبخت چپ چاپ اپنے بچاؤ کے واسطے کوچوں کے کونوں میں چھپے پھرتے تھے

اور فوج کے آگے بھاگتے تھے نپولین کریملین میں اترپڑا اور فوج کو جو
میں پھیلا دیتی تھی۔ اس رات بہت جگہ آگ لگ گئی پہلے تو اسکی یہ کہا جاتا
تھا کہ اتفاق سے لگ گئی مگر جب چند فتنہ انگیز آدمیوں کو گرفتار کیا تو انہوں نے
صاف کہدیا کہ انہیں ایسا کرنے کے لئے حاکم شہر نے حکم دیا تھا۔ تمام حاکم کا
راستوپچین ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ دشمن کے تباہ کرنے میں
کیسے متعصب اور سرگرم تھے۔ ماسکو قدیمی دار الخلافہ تھا جہاں صدیوں
کے شاہی خزانے تھے۔ اور جس میں تین لاکھ آدمی آباد تھے دشمن کے
تباہ کرنیکے واسطے قربان کیا جاتا تھا جس نے روس کی مقدس زمین کو
ناپاک کرنیکی کوشش کی تھی شاہنشاہ خود اس سے بھاگ گیا۔ اور
اسے خوف ہوگیا اور دھوئیں سے میرا دم گھٹ کر نکل نجائے جب آگ نے اپنے
آپ سب چیزوں کو جلا کر خاک ہوگئی۔ تو سپاہی پھر اس بربادی میں گھسے
لوٹنے کے لئے داخل ہوئے رشک اور بے حوصلگی ان میں پھیلنی شروع ہوگئی
تھی۔

نپولین نے الگزینڈر کو لکھا کہ میں آپ کو ابتک اپنا دوست سمجھتا
ہوں اور میری بڑی آرزو ہے کہ صلح ہو جائے لیکن کارپردازان
جنگ نے جن کے ہاتھ میں وہ نرم اور کم حوصلہ زار تھا بڑی سختی سے جواب دیا
کہ کسی فرانسیسی سپاہی سے جبتک وہ روسی زمین میں ہے کسی قسم کا
عہد وپیمان نہیں کیا جائیگا۔

موقعہ بڑا نازک تھا۔ شاہنشاہ کو پیرس سے کچھ خبر نہیں آئی تھی اسکا
یہ خوف بیوجہ نہ تھا جیسا کہ نتیجہ سے ثابت ہوا کہ اسکے دشمن اسکی غیر حاضری
میں اسکی سلطنت کو تہ وبالا کردیں اسکی سپاہ کے پاس موسم سرما کے کپڑے
نہیں تھے اور سامان مہیا کرنا بڑا مشکل تھا۔ پس جب کچھ عرصہ تک کوئی
فیصلہ نہ ہوا۔ تو ناچار الٹا پھرا۔ شاہنشاہ نے مایوسی سے کہا کہ یہ لڑائی

کسی لڑائی سے مشابہت نہیں رکھتی ہے الو اور فریڈ لانڈ میں ہمیں صرف فوج سے مقابلہ کرنا پڑا تھا یہاں تمام قوم کو فتح کرنا ہے

اس واپسی کی مصیبت ناک کہانی ان آدمیوں نے سینکڑوں دفعہ بیان کی ہے جنہوں نے خود اسوقت بڑی مصیبتیں اٹھائی تھیں کوئی ذکر دنیا کی تاریخ میں جس میں انسانی تکالیف کا اس سفر کی مصیبتوں سے فائق نہیں ہے یہ سفر بکہ برف پوش میدانوں میں سے کرنا تھا دراں حالیکہ تعاقب کرنے والی فوج کا خوف لگا ہوا تھا جو بدلا لینے کے واسطے جوش میں بھری ہوئی چلی آ رہی تھی اور لوٹ مار کرنے والے سپاہی نیزہ اور پستول لیکر دروں کی حدوں پر گھومتے اور جب کبھی ان کو کوئی گمراہی ملتا تھا جو مارے بھوک یا فاقہ کے اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا تھا - بڑی بے رحمی سے قتل کر ڈالتے تھے خستہ دل فاقہ کے مارے ہوئے چیتھڑے بدن پر پہنے ہوتے رات کو جاڑے کے مارے نہیں سوتے تھے اور ضروری آرام کے واسطے دن کو مقام نہیں کرتے تھے کیونکہ خونخوار کاسک ان کے گرد گھومتے اور منڈلاتے پھرتے تھے - اور وہ خستہ و ماندہ چوپایہ کی طرح جگہ جگہ پر ٹھوکریں کھاتے تھے یہاں تک کہ قواعد کے تمام اتحاد جاتے رہے اور وحشیانہ خود غرضی سے جو مصیبت سے پیدا ہو گئی تھی - سپاہیوں نے اپنے افسروں کو آگ مشتعل کے پاس سے نکالدیا اور فاقہ زدہ کمبخت نفرت آمیز پھٹے پرانے کپڑوں کیواسطے لڑتے تھے - جو انکی زندگی کا خاص ذریعہ تھا - دریائے برشینا پر تعاقب کرنیوالی فوج نے ان کو آلیا اور ہزارہا آدمی نیم یخ بستہ میں تباہ ہو گئے اور پھر پانچویں دسمبر کو نپولین خود فوج کو چھوڑ بھاگ گیا اور وہ جرنیلوں کے ہم رکاب پیرس کی طرف براہ ڈرسٹڈل اور رواسا روانہ ہوا باقی مصیبت زدہ فوج نے دریائے یلنا میں پہنچکر تھوڑا سا آرام لیا اور اسکے بعد دریائے نیمن کو

کو عبور کرنے کے واسطے جلدی سے کوچ کیا۔ شیلر نیڈوٹے جو بغاوت کا سرغنہ تھا جس نے ہر ایک پارٹی کی باری باری سے طرفداری کی اور سب کو دھوکہ دیکر دشمن کے حوالہ کیا اس مصیبت کا اندازہ لگا اور کہا کہ ابھی تو بسم اللہ ہی ہے

۱۸۱۳ء تمام یورپ فرانس کے برخلاف ہوگیا

(۱) معاونین و اہل مشورہ نے فوراً یہ منظور کر لیا کہ ۱۸۱۳ء کی لڑائی کے واسطے فوج جمع کی جاوے اور فوج کی تعداد آٹھ لاکھ ہو ایک تجویز کے مطابق سے کہیں زیادہ سخت اور قومی فوج حسب ضرورت بھرتی کی گئی لیکن ۱۸۱۳ء کی سپاہ سال گذشتہ کی فوج بہادروں کیطرح نہیں تھی یہ سپاہی نہ سپاہی دلیر تو تھے۔ اور ہر ایک قسم کے خوف کا مقابلہ کرنے کے واسطے ہر ایک وقت تیار تھے ان کے دلوں میں حب الوطنی کا جوش بھی بھرا ہوا تھا لیکن ان میں بہت سے کم عمر لڑکے تھے جو طاقت جنگ بالکل نہیں رکھتے تھے ایسی حالت میں انتخاب کیسا۔ ہر شخص جو بندوق اٹھا سکتا تھا بھرتی کر لیا گیا۔ تمام یوروپ کو اس عظیم الشان سپاہی کی ہزیمت معلوم ہوگئی جسکو لوگ اب تک ناقابل شکست خیال کرتے تھے پرشیا اور آسٹریا دونوں کی فوجیں دشمن کے ساتھ مل گئیں۔ اور پرشیا کے لوگوں نے باغی ہو کر بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ ہزارہا نوجوان آدمی بھرتی ہونے کے واسطے آئے تاکہ ملک کی آزادی کیواسطے لڑیں۔ فوج بھرتی کرنے کیواسطے روپیہ اور جواہرات کی مدد ہر طرف سے آنے لگی ایک عام جوش ملک میں پھیل رہا تھا۔ نپولین کو لوگوں نے اپنے ملک کیواسطے جان دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ یہ چھٹا مقابلہ تھا جو فرانس کے ساتھ کیا گیا۔ اس دفعہ بھی انگلستان نے روپیہ کی بہت زیر باری اٹھائی۔

نتیجہ نمبر ۱ سپاہ بڑے خوف کے مقابلہ میں بڑی دلیری اور مستقل مزاجی

ظاہر کی مقام ورٹ فرہ پر اسنے فتح پائی جس سے اسکی بڑی ناموری ہوئی اسکے بعد اس نے ڈرسڈن پر قبضہ کرلیا اور سکسنی کے بادشاہ نے اسکے ساتھ صلح کرنیکا سلسلہ جنبانی شروع کردی یہ دیکھکر کہ ابھی تک اسمیں ملک فتح کرنیکے لئے جان باقی ہے۔ اسکے دشمن دنگ ہوگئے مہلت جنگ اور پراگ میں ایک کمیٹی مقرر ہونیسے جسکا ظاہرا منشا صلح کرنیکا تھا ان کو اپنی کمی اور ضروریات پورا کرنیکا موقع مل گیا اور آسٹریا کا بادشاہ ان کے ساتھ آملا جب کمیٹی ہوچکی اور لڑائی شروع ہوئی آسٹریا پرشیا کے ساتھ مل گیا تو لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ صرف خوش قسمتی اور کسیقدر واقفیت فنون جنگ نپولین کو تباہی سے بچاتی ہے ایک دفعہ اس نے اپنے دشمنوں کو کامل ڈرسڈن پر شکست دی یہاں موریو مارا گیا جو شرم کے مارے اپنے ملک کے برخلاف روس سے جاملا تھا۔ لیکن اس اثنا میں نپولین کے جرنیل بڑی بڑی غلطیاں کررہے تھے۔ سیکڈونلڈ اور نے دونوں کو شکست ہوئی۔ دیمنڈہم آٹھ ہزار آدمی سمیت قید ہوا۔ اب صرف یہ تدبیر تھی کہ یا واپس ہوجائیں یا عام لڑائی کریں۔ نپولین عام لڑائی پر آمادہ ہوگیا۔ اس عظیم الشان خونی لڑائی میں اس نے روس پرشیا آسٹریا سویڈن کی ۳ لاکھ ستر ہزار فوج سے علاوہ فوج کمک کے ساتھ مقابلہ کیا چودہ تاریخ سے ۱۸ تک متواتر بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہیں جن میں فرانسیسیوں نے فتح کیواسطے بڑی کوشش کی لیکن نپولین انہیں تاریخ کو عود کرنے پر مجبور ہوا ۵۰۰۰۰ آدمی کا نقصان ہوا جب وہ واپس آرہا تھا تو بوریا والوں نے اسکو راستہ میں روک لیا۔ اس نے بڑی بہادری سے شکست دی لیکن انجام بہت قریب تھا۔

سنہ ۱۸۱۴ء بے سود کوششیں

روس۔ سویڈن پرشیا۔ آسٹریا کی فوج قریبا ۱۳ لاکھ ہالنڈ اور رینہ

رائن کے کنارے جمع ہوئی تھیں اب ایسا وقت آگیا تھا کہ کوّے عقاب کے گھونسلہ میں جاکر اس پر حملہ کرنیکی جرات کرتے تھے ۱۸۱۴ء کے شروع میں ایک دفعہ اور غیر ملکوں کی فوجیں فرانس میں خیمہ زن ہوئیں نپولین نے پہلے کبھی ایسے معاملات جنگی میں ذہانت اور دانائی ظاہر نہ کی تھی اور کبھی اسطور پر اہل فرانس نے ثابت نہ کیا تھا کہ ان کی کارگذاری عمدہ اور لائق افسر کی ماتحتی میں کہاں تک بہتر ہو سکتی ہے اس نے شیر کی طرح اس جال کو جو اسکے دشمن پھیلا رہے تھے سخت کوشش سے توڑ ڈالا۔ پرشیا روس۔ آسٹریا کو ایک ایک کر کے مقام چھو برٹ مونٹ میرل۔ جالوبل پر شکست دی لیکن اسکے جرنیلوں نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے آپ دشمن سے صلح کر لی۔ سینٹ جو کسی زمانہ میں اسکے تابعدار تھے۔ اب اسکے برخلاف ہو گئے۔ ٹالیر انڈ نے خاندان بوربون کے بچانے کے واسطے پہلے سے تجویز کر رکھی تھی جبکہ نپولین خود دشمنوں کی ایک فوج کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھا دشمن کی دوسری فوج نے دارالخلافہ کیطرف رخ کیا اور جب وہ شہر میں کی مدد کیواسطے جلدی واپس آ رہا تھا تو راستہ میں اس نے سنا کہ پیرس مطیع ہو گیا اب اس نے سمجھا کہ ستارہ ہاتھ سے گیا ہو

البا کا جزیرہ بطور سلطنت چار سو آدمی بطور سپاہ خطاب شاہنشاہی کا بحال رہنا اور اسکے علاوہ اخراجات وغیرہ کیواسطے کسیقدر وظیفہ دیکر وہ بھی نہیں دیا اور چند دیگر شرائط خستہ حال نپولین کو پیش کی گئیں اور جبراً منظور کرائی گئیں نپولین نے فرانس چھوڑ دیا اور لوئی ہشت دہم نے دربوز میں حکومت کرنی شروع کی لوئی بڑا نیک نہاد تھا مگر باطل آدمی شریف آدمی تھا اور اپنے بھائی لوئی شانزدہم سے شکل [illegible] ملتا جلتا تھا اس نے کہا میں سلطنت نہیں چاہتا میرا ایک پیرا اس حالت میں جس میں وہ لڑائی سے پہلے تھی ہو جائے لیکن جو لوگ بادشاہ کے گرد

تھے وہ بادشاہت سلطنت کے خواہاں تھے انہوں نے فوج کو حقیر جانا اور لعنت ملامت کی اور پرانے افسروں کو جو حملہ آور کے خلاف لڑے تھے موقوف کر دیا انکی جگہ اجنبیوں کو جنہوں نے سرحد کے پرے امن وامان سے سازش کی تھی اور جو کہ اب گرو ہو گئے گر وہ بھوکے ٹڈی دل کیطرح پنشن اور عہدے لینے کے واسطے آئے تھے رکھ لیا۔ چند مہینوں کے عرصہ میں انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائیں اور ابھی پورا سال بھی نہ گذرنے پایا کہ تخت لینے کے واسطے آموجود ہوا۔

آخری کوشش ناکامیابی تباہی

۱۸۱۵ء واٹرلو کی لڑائی کے باعث صفحہ روزگار پر ہمیشہ یادگار رہیگا یہ بڑی دلیرانہ کوشش تھی نپولین کسیطرح کامیاب نہیں ہو سکتا تھا اور ان ریاستوں نے مسلم ارادہ کر لیا تھا کہ نپولین سے کبھی صلح نہ کریں گے اگر بالفرض فرانسیسی فوج کو ۱۸ جون کو مہلک شکست نہ ہوتی اگر نپولین پروس اور انگریزوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو جاتا تو بھی اسکو آسٹریا پرشیا کی فوج کثیر کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑتا اور روس بھی۔ سویڈن اور ہالینڈ سے اسکے غنیم کو برابر کمک پہنچی جاتی۔ چونکہ فرانسیسی کئی سالوں سے برابر جنگی خرچ اٹھانے سے تنگ اور مایوس ہو گئے تھے اسواسطے ایسے موقعوں پر عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تھے۔ پہلے نپولین لوگوں کا بادشاہ تھا۔ اب صرف فوج کا بادشاہ رہ گیا تھا۔ اگر واٹرلو کی لڑائی میں مارا جاتا تو اچھا ہوتا۔ کیونکہ اس نے چھ سال واٹرلو بحالت قید میں بڑی مصیبت سے کاٹے اور ان چھ سال کے عرصہ میں اس نیک مزاج قیدی کو کوئی عزت کا لحاظ نہ تھا جو اپنی رنج وتکلیف

ظاہر کرنے میں بڑا منتر دو رہتا تھا اور انگریزوں کی عظیم الشان حکومت پر جس نے اسکو بیشمار چھوٹی چھوٹی بندشوں سے گھیر رکھا تھا اور نہ اس جنگی گورنر پر جو اسکے ساتھ مجرم سنگین کیطرح سلوک کرتا تھا یہ بات ضرور تھی کہ وہ خیال اور احتیاط سے کی جاتی اور یہ بات ہرگز شایاں نہ تھی کہ اسکو جنیل بونا پارٹ سے خطاب کرنا بالکل موقوف کردیا گیا اور ایک لفظ نپولین کا اس فیسر مرد کی قبر کے پتھر پر کندہ نہ کئے جانیکا حکم وزارت کی سفلگی اور کم ظرفی ظاہر کرتا تھا جس نے کہ یہ حکم بھیجا تھا کہ کوئی لفظ کسی قسم کا نہ لکھا جائے سوائے منحوس نام جنیل بونا پارٹ کے ۔ اس مصیبت اور تکلیف کے زمانہ دراز میں اس قیدی کو ایک امر پر غور و فکر کرنیکا موقع مل گیا ۔ جو اسکو سرگرم تکلیف اور مصروفیت کے زمانہ بادشاہت میں نصیب نہیں ہوا تھا اسکو الہامی ہیں پہلے سے معاملات کا نتیجہ معلوم ہونے لگا تھا ۔ اور کامیابی اور فتح کی فاسد اور ناپائدار چمک حادثات نے مٹا دی تھی اس لئے کہا ہیں تین بڑی بھاری غلطیاں کیں وہ یہ ہیں ۔

(۱) مجھے اسپین کا ساتھ چھوڑ کر انگلستان کے ساتھ صلح کر لینی چاہئے تھی ۔

(۲) مجھے پولینڈ کی بادشاہت اسکے اصلی وارثوں کو دیدینی چاہئے تھی اور ماسکو نہ جانا چاہئے تھا ۔

۳ مجھے ۱۸۱۳ء میں فرینڈ کا عہدنامہ منظور کر لینا چاہئے تھا اور ہمبرگ اور چند دیگر ملکوں سے دست بردار ہو جانا چاہئے تھا جو میرے کسی کام کے نہ تھے ۔

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ اسکو حالت قید غور و فکر کا موقعہ ملا ۔ اسکے

تحریر کلیل سے جو اپنے مذہب عیسائی کی بابت لکھی گئی معلوم ہوتا ہے کہ نپولین نے سمجھ لیا تھا کہ یہ میری اپنی چال چلن کا قصور ہے گو واضح طور پر نہیں نقصان وہ خودپرستی اور خودپسندی نے یعنی فاسد اسکے دل میں پیدا کردیا تھا۔ کہ تمام چیزیں اسکے اردگرد گھومتی ہیں بالمقابل اس محبت کے جو انجیل کے پند نصائح کا خلاصہ ہے اس نے صندوق سے انجیل پر ہاتھ رکھکر کہا کہ وہ روح کبھی گمراہ نہیں ہوگی یہ کتاب جس کی راہبر ہے

نپولین نے پانچویں مئی ۱۸۲۱ء کو وفات پائی ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ سے جو مرتے وقت اسکے منہ سے نکلے اسکے وفادار نگہبان جو اسکے بستر مرگ کے پاس تھے یہ معلوم کرسکے کہ اسکے خیالات فرانس کی زمین کی طرف تھے۔ اسکا فخر اور امید بھی اور اس فوج کیطرف جسکے ذریعہ سے اس نے اتنی لڑائیاں فتح کیں بھٹک رہی ہیں ان کے ساتھ ہی اسکے کانپتے ہوئے لبوں پاس خداوند جل جلالہ کا نام آیا جسکے سامنے اس دنیا کے بادشاہوں کی شان وشوکت اس کہانی کی طرح جو ناظرین کو سنائی گئی۔ گذر جاتی ہے ○

تمام شد

ذخیرہ صنعت و حرفت کیمیا سے دولتمند بنانیوالی کتابیں حفظ صحت و طب

ذخیرہ صنعت و حرفت				حفظ صحت و طب
ذخیرہ صنعت و حرفت حصہ اول	مکمل برقی طاقت	حضرت عمر	تاریخ ایران قدیم	[illegible]
۔۔ حصہ دوم	تربیت الدواجن	تاریخ [illegible]	اقوام [illegible] کی [illegible]	[illegible]
۔۔ حصہ سوم	موم بتی بنانا	تاریخ افغانستان	بورڈنگ کا [illegible]	[illegible]
۔۔ حصہ چہارم	کلید صنعت	سفرنامہ چین	سلسلۃ الملوک	[illegible]
۔۔ حصہ پنجم	مسائل	حالات ایران	نامہ خسروان	[illegible]
۔۔ حصہ ششم	بسکٹ کا کارخانہ	قوانین [illegible]	روزنامچہ [illegible]	[illegible]
۔۔ حصہ ہفتم	کاغذ سازی	انگلینڈ و اسلام	رنجیت سنگھ	[illegible]
۔۔ حصہ ہشتم	گنجینہ جواہرات	[illegible]	سیرۃ [illegible]	[illegible]
چیزوں پر چاندی چڑھانا	آئینہ [illegible]	[illegible]	تاریخ دربار [illegible]	صحت حصہ اول
دباغت	[illegible]	فتح الیمن	سفرنامہ عراق [illegible]	۔۔ حصہ دوم
عملی صابون سازی	[illegible]	[illegible]	حیات امیر	۔۔ حصہ سوم
[illegible]	رسالہ [illegible]	[illegible]	خالد بن ولید	۔۔ حصہ چہارم
روشنائی	[illegible]	مذاہب اسلام	مفتاح [illegible]	۔۔ حصہ پنجم
آتشبازی	چینیاں	معجزۃ القرآن	عجیب و غریب حالات	۔۔ حصہ ششم
سیمنٹ	ترکوں کے ساتھ	تاریخ اسلام	علم [illegible]	۔۔ حصہ ہفتم
جلد و آہاری	طرابلس	[illegible]	[illegible]	۔۔ حصہ ہشتم
ہر قسم کے روغن [illegible]	سلطان [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] عطاری
مصنوعی [illegible]	حیات النعیم [illegible]	کشف الستور	دنیا کی [illegible]	ذخیرۃ الاطبا
ٹانکے لگانا	نبی کریم	رسالہ حل [illegible]	[illegible]	قوت [illegible]
مٹی کے برتنوں پر [illegible] کا پانی چڑھانا	تاریخ افغان	[illegible]	خفیہ [illegible]	[illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]